

تَعْمِيرِ حَيَاةٍ

لکھنؤ
پندرہ روزہ

اسام کی مخصوص آئیڈیالوجی

اسلام جس طرح کسی بھی دور میں اور کسی بھی ماحول کے درمیان رہنمائی سے قاصر نہیں رہا ہے، آج بھی قاصر نہیں ہے اور حالات چاہے آج بھی ہزار درجہ بدتر ہو جائیں، ہماری رہنمائی کے لئے کتاب اللہ اور اسوہ رسول بالکل کافی رہیں گے ”لو کرہ المجرمون“ ہمارا کام دنیا میں نہ کسی اکثریت کے آگے جھکنا ہے نہ کسی حکومت کے سامنے سر بخود ہو جاتا، نہ کسی بھی مخلوق کی رضا جوئی کا کلمہ پڑھنا ہمارا مشن تو اول سے آخر تک اللہ کی رضا جوئی کرتا ہے اور سیاست ہو یا معاشریات، معیشت ہو یا ثقافت زندگی کے ہر شعبہ میں اور ہر آن مسلمان رہتا! ہم اللہ کی ساری مخلوق کے ساتھ صلح و ازگاری چاہتے ہیں، اور انسان تو انسان، چندوپرند، بھروسے، حیوانات، بیانات، جمادات سے کوئی احتیاط کرنے کی تعلیم ہم کو ملی ہے، تعصب ہماری شریعت میں ناجائز ہے اور چھوٹ پچھات کا تم کو ہم کی سیاست پر بھی دست بردار نہیں ہو سکتے اور دوسروں میں ہم ضم کسی بھی حال میں نہیں ہو سکتے، اتنی اور انعام کے درمیان اُرق زمین و آسمان کا ہے، ہماری مخصوص آئیڈیالوجی ہے، جسے ہم نہ کسی کی مردوت میں چھوڑ سکتے ہیں نہ کسی کے دباؤ میں آکر۔
(مولانا عبدالماجد دریابادی)

نی شمارہ - ۱۲/-

سالانہ زر تعاون - ۲۵۰/-

۲۰۱۰ء / جنوری / ۲۵

Postal Regd. No. LW/NP/63/2009T02011
R. N. I. No. UP. Urd/2001/6071

Vol. No. 47 Issue No. 5

Fortnightly

TAMEER-E-HAYAT
Tagore Marg, Badshah Bagh, Lucknow-07

Ph. Off.: 0522-2740406
Fax : 0522-2741221
E-mail : nadwa@sancharnet.in

10-January, 2010

Mobile: 09415786548

Mohd. Akram
Jewellers



Near Odeon Cinema, Lucknow

Phone: Shop. 0622-2274606
0522-2616731

محمد اکرم جوپیلس

New

Ph: 2266786

Sana Jewellers

شنا جوپیلس

Riyaz Ahmad
Ghayas Ahmad

Qutub Academy
Bharat Training



قبا اونگ
مینو چکر

ڈیرس اونگ - وند اونگ = ڈوم اونگ
فک اونگ - لان اونگ - ڈیمود بنت

سل کراسنگ گوری بازار سروہنی بگر کانپور روڈ لکھنؤ

Tel : 0522-2817580 - 9335236026 - 9839095795

۳۰۱/۱۷ سرائے بانس، اکبری گیٹ، چوک لکھنؤ

301/17, Srai Bans
Akbari Gate, Chowk, Lucknow-3

Res: 2226177
Akbari Gate
2268845

Shop: 9415002532
2613738
1958375

سوئے چاندی کی دنیا میں ۵۷ سالہ دیرینہ نام

حاجی صفی اللہ جوپیلس
ہلانتیا شوروم

گلزار جمال کے سامنے ایں آپا لکھنؤ ڈوبڈاٹ: محمد اسماعیل

HAJI SAFIULLAH JEWELLERS

Opp: Gadbad Jhala Aminabad, Lucknow-18

اظہار سن پرفیو默斯
اکبری گیٹ پوکر
لکھنؤ

IZHARSON PERFUMERS
H.O.: Alham Hall, CHOK, Lucknow
Tel: 0522-2286257 Mobile: +91-9415009112
Branch: G-S Jamiat Masjid, Hazratganj
Lucknow-226001 U.P. INDIA Email: 9415784685
E-mail: izharsoneperfumers@yahoo.com



Editor Shamsul Haq Nadwi Printed & Published by Athar Husain

on behalf Majlis-e-Sahafat-wa-Nashriyat at Azad Printing Press Mahboob Building Nazirabad Lko. Ph. : 0522-2614685

جدید دلکش سونے، چاندی کے زیورات کیلئے ہمارے شوروم

گھنے پلیس

میں آپ کا خیر مقدم ہے

GEHNA
PALACE

Whenever you see
Jewellery
Think of us

حاجی عبدالرؤف خاں، حاجی محمد معروف خاں، محمد فاروق خاں (چاند)

ایک مینارہ مسجد کے سامنے، اکبری گیٹ، چوک، لکھنؤ

Phone : 0522-2260433, Mobile : 9415024686

تَعْمَلَرِ حَيَاةٍ

جلد نمبر ۲۵ شمارہ نمبر ۲۵

۲۰۱۰ء مطابق ۹ صفر المظفر ۱۴۳۷ھ

زیر سرپرستی —

حضرت مولانا سید محمد شریعت راجح حسنی ندوی

(ناظیر عالمہ احمد شمس الدین لکھنؤ)

پروفیسر وحید احمد صدیقی

(معتمد نالندہ احمد شمس الدین لکھنؤ)

زیر نگرانی —

مولانا سید محمد حسنی ندوی

(ناظیر عالمہ احمد شمس الدین لکھنؤ)

مدیر مسئول —

مشش الحق ندوی

نائب مدیر —

محمود حسن حسنی ندوی

مجلس مشاورت —

• مولانا عبد اللہ حسنی ندوی • مولانا محمد خالد ندوی غازی پوری

• ائمۃ الدین شجاع الدین

سالانہ زرعاقون ۲۵۰ / ۲۵۰ فی شمارہ ۱۲۰

ایشیائی، یورپی، افریقی وامریکی ممالک کے لئے ۷۰۰۰ ار

ڈرائیور تغیریات کے نام سے بنا کیں اور دفتر تغیریات ندوہ احمداء لکھنؤ کے پڑ پرداز کریں، چیک

سے بھی چاہئے والی رقم قابل تعلیم ہوگی۔ اس میں ادارہ کا انتساب ہوتا ہے۔ براہ کم اس کا خیال رکھیں۔

ترسلیل زر اور خط و کتابت کا پتہ

Tameer-e-Hayat
P.O.Box No.93 Tagormarg, Badshah Bagh, Lucknow-7
E-mail: nadwa@sancharet.in Ph: (0522) 2740406

مشکون ٹکاری رائے سے ادارہ کا متنقہ ہونا ضروری نہیں ہے

آپ کے افراد اپنے گلائی کیکرے جو کہ آپ کا در تعاون نہ ہو پکا ہے۔ یہاں مددی زرعاقون ارسال کریں اور

گی ادا کریں، پر جانشی اور اسی پر مشہور ہیں، اگرچہ یہ بزرگ ہوتا ہے اس کے لئے کہہ سکتے ہیں (بیرونیات)

پر بندر پلشیم لکھنؤ میں آزاد اور پنکچ پر لیں، ظہیر آباد، لکھنؤ سے طی کرائے تغیریات

جس سماحت دشیتیات ٹکاروں مارگ، بادشاہ باغ لکھنؤ سے شائع کیا۔

اس شمارے میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

- | | | |
|----|---|-------------------------------------|
| ۱ | شعر و ادب | مولانا عبدالمadjد دریجادی |
| ۲ | ہال کام اگر یا تو نام ترا آیا | |
| ۳ | اداریہ | کاش! ہمارا یہ شور و بیدار ہوتا |
| ۴ | مشش الحق ندوی | عمل صالح |
| ۵ | علماء سید سلیمان ندوی | شکر کی حقیقت، اہمیت ... |
| ۶ | حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی | سخن دلنوواز |
| ۷ | مولانا عبد اللہ عباس ندوی | محبت فاتح عالم |
| ۸ | حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی | بحث و نظر |
| ۹ | مولانا عبد اللہ عباس ندوی | اسلام اور علم |
| ۱۰ | ادب اسلامی | زبان و ادب اور ان کا صحیح مفہوم |
| ۱۱ | دوہرا معیار | حضرت مولانا سید محمد راجح حسنی ندوی |
| ۱۲ | آزادی اظہار رائے کا مطلب | آزادی اظہار رائے کا مطلب |
| ۱۳ | قبله دیدہ و دل | غلاف کعبہ: ایک تاریخی جائزہ |
| ۱۴ | عین الرحمن | اظہار حقیقت |
| ۱۵ | محمد قصر حسین ندوی | مسلمان یورپ کے معلم اول |
| ۱۶ | مشتی محمد ظفر عالم ندوی | فقہ و فتویٰ |
| ۱۷ | خالد فیصل ندوی | سوال و جواب |
| ۱۸ | محمد جاوید اختر ندوی | کتاب ہدایت ... |
| ۱۹ | حبل و فتوح | یوہ کے حقوق |
| ۲۰ | خبر و نظر | علمی خبریں |
| ۲۱ | تعارف و تبصرہ | تعارف اور تبصرہ |
| ۲۲ | حیات نور: ایک تعارف | ذاکر شیم احمد صدیقی |

کاش! ہمارا یہ شعور بیدار ہوتا

مُشْكِنْ مُدوی

اے فرزندانِ اسلام اور نوجوانانِ قومِ ولت! آپ کسی مدرسہ و دارالعلوم میں ہیں یا کسی کالج و یونیورسٹی میں کسی کمپنی، کارخانے میں ہیں یا کسی حکومتی منصب پر اور اس سے بھی زیادہ اہم یہ کہ آپ کسی یونیورسٹی کے پکپراو پروفیسر ہیں جن کا کام تعلیم کے ساتھ کردار سازی بھی ہوتا ہے۔ اس امت کی نسبت سے جس کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے ایک مثالی اور آئینہ میں امت قرار دیا ہے جو قابلہ انسانیت کی رہنمائی کا فریضہ انجام دے گی اور اسی کا کردار اور برانہ اور اخلاقی کریمان، دھیاروں کے دکھ کا درماں، بیکلے ہوؤں کو راہ دکھانے کے چراغ راہ کا کام کرے گی، آپ جہاں کہیں بھی ہیں اسی امت کا ایک فردیاں کا ایک پرزا ہیں۔ لہذا آپ کو اپنی اس نسبت خاص اور شرف عظیم کی لاج رکھنے کا خیال وہیان ہوتا چاہے آپ جہاں کہیں بھی ہیں جیسے کچھ بھی ہیں اپنی اس نسبت خاص پر صرف یہ کہ نازان ہوتا چاہے بلکہ آج کی طوفان خیز اور روؤں دواں زندگی میں جہاں مال و جاہی کو سب کچھ سمجھا جاتا ہے اور اس کے حصول کے لئے ساری انسانی قدروں کو جیہت چڑھایا جاتا ہے، اپنے کردار، احساسِ فردی اور فرضِ شناسی کا وہ رول ادا کریں جس سے دکھ کی ماری انسانیت کو سہارا طے امتِ مسلم ایک مجموعہ ہے جو زندگی کے مختلف شعبوں میں بنا ہوا ہے اور یہ ہمارے مالک و خالق کا تکونی نظام ہے جس کے بغیر انسانوں کا قافلہ آگے نہیں چل سکتا، البتہ امت میں ایک ایسی جماعت کا ہونا اتنا ہی ضروری ہے جتنا مجھلی کے لئے پانی اور دن کے کار و بار اور ہماری ہی کے لئے سورج کا، وہ علماء دین کی جماعت ہے جن کو قرآن و حدیث، دین و شریعت کے احکامات اور مسوز و اسرار پر پورا عبور و مکال حاصل ہو کر انہیں کی رہنمائی میں امت کے دوسرے طبقات اپنے کاموں کو بخیر و خوبی انجام دیں، ان تمام فتوں سے جن میں دوسری قومیں بجا ہیں نہ صرف یہ کہ خود محفوظ رہیں، ان کی زندگی اور انسانیت دوستی بلکہ انسانیت سے پیار کی ادا و سروں کے لئے باعث کشش ہو۔

اور یہ اعتماد ہو کہ ایک مسلمان بچ خلاف واقعہ فیصلہ نہیں کر سکتا چاہے اس کے سامنے روپوں کا ذہیر لگا دیا جائے، ایک مسلمان ڈاکٹر یعنی کیوں نزع کی دشواری آسان نہ ہو جاتی وہیان ہو کہ ضروری اخراجات و فیس کے علاوہ روپوں کا ایسا پیاسانہ ہو کہ اپنی تجویز اور دیکھ بھال میں صرف فیس بڑھانے، روپیہ کمانے کی لگریں وہ ہمدردانہ رول نہ ادا کرے جو ایک محبت انسانیت ڈاکٹر ادا کرتا ہے، کہ مریض کی غربت و تھانی کو دیکھ کر کبھی اس طرح علاج کرتا ہے جیسے کوئی خدا کا نیک بندہ ضرور تنہوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے رات کے اندر ہیرے میں اس کے گھر جا کر اس کی ضرورت پوری کرتا ہے یہ بات اسی وقت ہو سکتی ہے جب دل میں یہ یقین و خیال محفوظ رہتا ہو کہ ہم جس مثالی امت کے فرد ہیں اس کا یہ شعار ہے بالکل اسی طرح ایک مسلمان انجینئر اپنے فرض کو پوری ذمہ داری کے ساتھ ادا کرتا ہے اور لوگ اس پر اعتماد کرتے ہیں اور اسی سے اپنا کام کرنا پسند کرتے ہیں۔ پولیس جیسا شعبہ جس کا کام لوگوں کے جان و مال کی حفاظت اور نظم و عبط کو برقرار رکھتا ہے ایک مسلمان افسر یا سپاہی اس طرح انجام دیتا ہے کہ اس کے حلقوں کے لوگ مطمکن و بے لگر ہوتے ہیں کہ ہم ان کے ہوتے ہوئے چوراچکوں اور شرپسندوں سے محفوظ ہیں یہ خریدے نہیں جاسکتے۔ یہ فاسق کی ہے یہ میت، پر ہے تو تری امت اس کے استعمال سے ساز باز نہیں کر سکتے یہ کچھ اور قسم کے لوگ ہیں۔ اسی طرح سے ایک دو اساز فیکری کاما اک مسلمان دواوں کی تیاری میں صحیح اجزاء استعمال کرتا ہے جس سے خالص دوایا تیار ہوتی ہے اور لوگ اسی پر اعتماد کرتے اور بے تکلف دواں میں خریدتے ہیں ہمارا خود کا یہ تجربہ ہے کہ جب ڈاکٹر نے سابق ڈاکٹر کی دوی ہوئی دوادیمی تو اس کے استعمال سے منع کر دیا کہ ناقص بلکہ مضر ہے فلاں کمپنی کی دوایا استعمال کچھ اسی طرح سے زندگی کے دوسرے وہ کوں سے شہبے ہیں جن میں مسلمان نہ شریک ہوں تجارت و کار و بار ہو کہ لین دین کے دوسرے معاملات اگر مسلمان اپنی خیرامت ہونے کی نزاکت و ذمہ داری کو سمجھیں اور اس کی لاج رکھنے کی لگر کریں تو نہ صرف یہ کہ دوسری قوموں کے لوگ اس پر اعتماد کریں گے، بلکہ یہ کردار اس امت دعوت کی وہ خاموش اور عملی دعوت ہو گی جو لوگوں کو اسلام کی طرف کھینچے

ہاں کام اگر آیا تو نام ترا آیا

مولانا عبدالمadjد ریاضی

- رحمت کی گھٹا اٹھی اور اپر کرم چھایا
- ہاں کام اگر آیا تو نام ترا آیا
- جب وقت پڑا نازک اپنے ہوئے بیگانے
- بے کس کی خبر لینے محبوب خدا آیا
- پرسش تھی گناہوں کی اور یاس کا تھا عالم
- دم بھر میں ہوا فاسق ابدال کا ہم پایا
- دم بھر کی تھی تھی
- اس شان سے جنت میں شیدائے نبی آیا
- تھا نام ترا لب پر اور سرپہ ترا سایا
- اک عمر کی گمراہی، اک عمر کی سرتابی
- بزر تیری غلامی کے آخر نہ مفر پایا
- دنیا سے نظر پھیری سب کھو کے تجھے پایا
- دیکھا تو کرم تیرا اس سے بھی سوا پایا
- ہاں ڈال تو دے دامن کا اپنے ذرا سایا



شکر کی حقیقت، اہمیت اور اس کے شمرات

علامہ سید سلیمان ندوی

فرماتہ دار اس کو ایک مانے والا تھا اور شرک کرنے والوں میں سے تھا، اللہ کے احسانوں اور نعمتوں کا شکر گذار اللہ نے اس کو جن لیا اور اس کو سیدھی راہ دکھائی۔ (محل/۱۶)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں

اور احسانوں کی شکر گذاری یہ ہے کہ دین کی راہ اختیار

کی جائے احکامِ الہی کی عبادی کی جائے اور شرک سے

پر ہیز کیا جائے اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ خدا ہم کو قول

فرمائے گا اور ہر علم و عمل میں ہم کو سیدھی راہ دکھائے گا۔

اس تفصیل سے پتہ چلا کہ شکرِ ایمان کی

جز، دین کی اصل اور اطاعتِ الہی کی بناء ہے، کی

وہ جذبہ ہے جس کی بناء پر بندہ کے دل میں اللہ تعالیٰ

کی قدر و عظمت اور محبت پیدا ہوئی جائے اور اسی قدر

عقلت اور محبت کے قوی و علی اظہار کا نام شکر

ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"اگر تم شکر کرو اور ایمان لاو تو خدا تم کو عذاب

دیکر کیا کریں، اور اللہ تو قادر پہنانے والا اور علم رکھے

والا ہے۔" (تساء/۲۱)

نحوں کو بھلا کر دل سے اس کا احسان مندہ
و سُكُنَ مِنَ الشَّاكِرِينَ۔ (اعراف-۱۷)

لغت میں شکر کے اصلی معنی یہ ہے کہ جانور میں
جنوب سے چارہ ملنے پر بھی تروہات زگی پوری ہو، اور
دو دھڑے زیادہ دے، اس سے انسانوں کے محاورہ میں
یہ معنی پیدا ہوئے کہ کوئی کسی کا تھوڑا سا بھی کام
کر دے تو دوسرا اس کی پوری قدر کرے۔ یہ قدر
شانی تین طریقوں سے ہو سکتی ہے، دل سے، زبان
سے اور ہاتھ پاؤں سے، یعنی دل میں اس کی قدر
شایی کا جذبہ ہو، زبان سے اس کے کاموں کا اقرار
ہو اور ہاتھ پاؤں سے اس کے ان کاموں کے جواب
میں ایسے افعال صادر ہوں جو کام کرنے والے کی
شکر گذار (شکر) ہے یا ناشکر گذار (کافر)۔

شکر کی نسبت جس طرح بندوں کی طرف کی
جاتی ہے، خدا نے قرآن پاک میں اپنی طرف بھی کی
ہے اور ان سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں
کے ذرا ذرا سے نیک کاموں کی پوری قدر کرتا
ہے، اور ان کو ان کا پورا بدلہ عطا فرماتا ہے۔
اس مقابل سے معلوم ہوا کہ اگر کفر اللہ تعالیٰ
بندوں کے ساتھ حسن سلوک اور نیک برہتا کی
حقیقت بھی شکر ہے، اس کے لغوی معنی چھپانے
کے ہیں، اور محاورہ میں کسی کے کام یا احسان پر پردہ
ذالے اور زبان و دل سے اس کے اقرار اور عمل سے
اس کے اظہار نہ کرنے کے ہیں، اسی سے ہماری
زبان میں "کفران نعمت" کا لفظ استعمال میں ہے۔
یہی کفر وہ لفظ ہے جس سے زیادہ کوئی بر لفظ
اسلام کے لفظ میں نہیں اللہ پاک کے احسانوں اور
"وراصل ابراہیم دین کی راہ دانے والا اور اللہ کا

گی اور تاریخ اسلام میں اس کی بشارت میں ہے، اٹھونیشی، بلیشا اور افریقیہ کے متعدد شہروں میں اسلام اسی مومنا نہ کردار کی وجہ سے پھیلا ہے جس کی تفصیل پروفیسر آرلنڈ کی کتاب کے ترجمہ "دھوت اسلام" میں دیکھی جاسکتی ہے بندہ مومن یہیں دیکھتا کہ لوگ کہر جاری ہے کہ اس کو یہ قلہ ہوتی ہے کہ اس کو اپنے قطب نما ہونے کا شہوت کس طرح دیتا ہے اقبال مرحم نے امت مسلم کے اس بلند مقام و کرداری کی قوموں کے ہجوم میں اس کی ترجمانی اس طرح کی۔

بے ہے چرخ نلی قام سے منزل مسلمان کی
ستارے جس کی گرد راہ ہوں وہ کاروائی تو ہے
کاش! ابہاری شعور بیدار ہوتا اور ہماری دینی غیرت و محبت اگذاں لئی اور دنیا کی اس پستی سے جس میں اس وقت مشرق سے لے کر مغرب تک، شمال سے

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں
آخر میں اپنی بات اقبال مرحم کے ہی چددو عسا یا شعار پر ختم کرتا ہوں کہ دل رحمان کی دوائل گلیوں کے درمیان ہے، کیا عجب ہے کہ سوئی ہوئی منگیں جام اٹھیں۔

شراب کہن پھر پلا ساقیا وہی جام گردش میں لا ساقیا
ترپنے پھر کنے کی توفیق دے دل مرتضی سوز صدیق دے
جگہ سے وہی تیر پھر پار کر تمنا کو سینوں میں بیدار کر
تباہ مجھ کو اسرار مرگ و حیات کہ تیری نگاہوں میں ہے کائنات
مجھے عشق کے پر لگا کر ازا مری خاک جگنوں بنا کر ازا

● خداوند! وہ توفیق فطر دے
ریسک اشکری ندوی

خداوند! وہ توفیق نظر دے
میرا شر حليم و رضا ہو
شانے مصطفی کی آزو ہے
تمنا کا ہو کے جینا چاہتا ہوں
تو میری پیٹھ پبلس ہاتھ وہر دے
گھروندہ ہی سکی تغیر کر دے
جنہیں چن لے تری شان کری
جسے دیکھوں مجت سے میں دیکھوں
لشادوں اپنا سب کچھ مصطفی پر
یزیدی گلر سے پلا پڑے گا
شان مصطفی جان چاہتا ہوں
فقر مصطفی ہوں یہ بہت ہے
خزانے دوسروں کے نام کر دے

● میں پھر کھاؤں اور باتوں مجت
مجھے میرے محمد کا جگر دے
اجالوں سے مرا دامن جو بھر دے
ستاش کی تمنا را کھ کر دے
قلم کے زور میں توسع کر دے
مری تاریک راتوں کو سحر دے
جسے دیکھوں بھی آنکھیں دکھائے
مری آنکھوں کو ایسا بھی ہنر دے
مجھے بھی ذوق صدیق و عمر دے
یزیدی گلر سے پلا پڑے گا
شانے سفر کے ذوق کو سمت سفر دے
خزانے دوسروں کے نام کر دے

● خزانے دوسروں کے نام کر دے
مجھے میرے محمد کا جگر دے
ستاش کی تمنا را کھ کر دے
قلم کے زور میں توسع کر دے
مری تاریک راتوں کو سحر دے
جسے دیکھوں بھی آنکھیں دکھائے
مری آنکھوں کو ایسا بھی ہنر دے
مجھے بھی ذوق صدیق و عمر دے
یزیدی گلر سے پلا پڑے گا
شانے سفر کے ذوق کو سمت سفر دے
خزانے دوسروں کے نام کر دے

● خزانے دوسروں کے نام کر دے
مجھے میرے محمد کا جگر دے
ستاش کی تمنا را کھ کر دے
قلم کے زور میں توسع کر دے
مری تاریک راتوں کو سحر دے
جسے دیکھوں بھی آنکھیں دکھائے
مری آنکھوں کو ایسا بھی ہنر دے
مجھے بھی ذوق صدیق و عمر دے
یزیدی گلر سے پلا پڑے گا
شانے سفر کے ذوق کو سمت سفر دے
خزانے دوسروں کے نام کر دے

● خزانے دوسروں کے نام کر دے
مجھے میرے محمد کا جگر دے
ستاش کی تمنا را کھ کر دے
قلم کے زور میں توسع کر دے
مری تاریک راتوں کو سحر دے
جسے دیکھوں بھی آنکھیں دکھائے
مری آنکھوں کو ایسا بھی ہنر دے
مجھے بھی ذوق صدیق و عمر دے
یزیدی گلر سے پلا پڑے گا
شانے سفر کے ذوق کو سمت سفر دے
خزانے دوسروں کے نام کر دے

● خزانے دوسروں کے نام کر دے
مجھے میرے محمد کا جگر دے
ستاش کی تمنا را کھ کر دے
قلم کے زور میں توسع کر دے
مری تاریک راتوں کو سحر دے
جسے دیکھوں بھی آنکھیں دکھائے
مری آنکھوں کو ایسا بھی ہنر دے
مجھے بھی ذوق صدیق و عمر دے
یزیدی گلر سے پلا پڑے گا
شانے سفر کے ذوق کو سمت سفر دے
خزانے دوسروں کے نام کر دے

● خزانے دوسروں کے نام کر دے
مجھے میرے محمد کا جگر دے
ستاش کی تمنا را کھ کر دے
قلم کے زور میں توسع کر دے
مری تاریک راتوں کو سحر دے
جسے دیکھوں بھی آنکھیں دکھائے
مری آنکھوں کو ایسا بھی ہنر دے
مجھے بھی ذوق صدیق و عمر دے
یزیدی گلر سے پلا پڑے گا
شانے سفر کے ذوق کو سمت سفر دے
خزانے دوسروں کے نام کر دے

● خزانے دوسروں کے نام کر دے
مجھے میرے محمد کا جگر دے
ستاش کی تمنا را کھ کر دے
قلم کے زور میں توسع کر دے
مری تاریک راتوں کو سحر دے
جسے دیکھوں بھی آنکھیں دکھائے
مری آنکھوں کو ایسا بھی ہنر دے
مجھے بھی ذوق صدیق و عمر دے
یزیدی گلر سے پلا پڑے گا
شانے سفر کے ذوق کو سمت سفر دے
خزانے دوسروں کے نام کر دے

مکری تفصیل ہیں، اسی لئے شیطان نے جب خدا
تھوڑات اور عجائب ہیں سب کی پروردش اور زندگی
اور بنا اسی ایک کام ہے۔ اسی کے سماں وہ جی
سے یہ کہنا چاہا کہ تیرے اکثر بندے تیرے حکموں
رہے ہیں اور تمکر رہے ہیں اس لئے حمد اسی ایک کی
کے نافرمان ہوں گے تو یہ کہا۔

وَلَا تَحْدِثُ أَكْرَمَهُمْ شَاكِرِينَ۔ (اعراف-۲)

جب اپنی تمام منازل حیات کو طے کر کے فاہوچے
ان میں سے اکثر کوٹھر کرنے والا نہ پائے گا۔

جب اپنی تمام منازل حیات کو طے کر کے فاہوچے
دوسری دنیا میں اپنی زندگی پاچکے گا۔ یعنی ایک اپنی
زندگی جزا اور بد اپنی بدی کی سزا پا چکیں گے اور اہل

پوری شریعت کا حکم اللہ تعالیٰ ان نعمتوں میں
جنت جنت میں اور اہل دوزخ دوزخ میں چکیں
وَسَخْرِي الشَّاكِرِينَ۔ (آل عمران-۱۵)

جانتے کی، طہارت خانہ سے نکلنے کی وغیرہ ان سب کا
دوسری دنیا میں اپنی زندگی پاچکے گا۔ یعنی اپنی
نشاۃ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کی حمد اور زبان سے اس کا
شکریہ ادا کرتا ہے لیکن زبان کا یہ شکریہ دل کا ترجمان
دلتا ہے۔

بَلَ اللَّهُ فَاعْبُدُ وَلَا إِلَهَ مِنَ الشَّاكِرِينَ۔

(زمیر-۶) بلکہ اللہ کی بندگی کراور شکر گذاروں میں
کو پورا کر چکی ہو گی، جس کے لئے خدا نے اس کو

بنایا تھا، اس وقت عالم امکان کے ہر گوشے سے یہ
شکر کے اس جذبہ کو ہم کبھی زبان سے سریلی آواز بلند ہو گی۔

ادا کرتے ہیں، کبھی اپنے ہاتھ پاؤں سے پورا کرتے
وَفَيْلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ (زمیر-۸)

کسی جزو سے محروم ہیں مثلاً جو اپاچ اور مخذول
ہوں، بیمار ہوں، کسی جسمانی قوت سے محروم ہوں یا

کسی عضو سے بیکار ہوں، مالی نعمتوں کا شکریہ یہ ہے
آج بھی بلند ہے۔

لَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ۔ (روم-۲)

اسی کی حمد آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے۔

سب ہے کہ حمد اللہ میں اللہ تعالیٰ کے ان صفات
کا ملک کا ذکر ہوتا ہے جو ان احسانوں اور نعمتوں کی پہلی

اوہ ملک محک ہیں اور اسی لئے یہ کہنا چاہئے کہ جس

طرف سارے قرآن کا نچوڑ سورہ فاتحہ ہے، سورہ فاتحہ

کا نچوڑ خدا کی حمد ہے، اسی ناپر قرآن پاک کا آغاز

سورة فاتحہ سے اور سورہ فاتحہ کا آغاز الحمد ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ (فاتحہ-۱)

سارے جہان کے پروردگار کے حمد کی تسبیح کرتے

ہیں، بلکہ عرصہ وجود کی ہر چیز اس کی حمد و تسبیح میں لگی

کے ذکر کے بعد شکرِ الہی کا مطالبہ کیا گیا ہے، اس لئے

ہر آیت میں اس شکر کے ادا کرنے کی نوعیت اسی نعمت

وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ۔ (بی

اسرائیل-۵) اور کوئی چیز جیسی جو اس (خدا) کی حمدی

جہاں اور جہاں میں جو کچھ رنگ برنگ کی

تسبیح نہ کرتی ہو۔

بیکی شکرانہ کی حمد و تسبیح ہے جس کا مطالبہ
کنوقات اور عجائب ہیں جب خدا
اوہ بنا اسی ایک کام ہے۔ اسی کے سماں وہ جی
سے یہ کہنا چاہا کہ تیرے حکموں
رہے ہیں اور تمکر رہے ہیں اس لئے حمد اسی ایک کی
کے نافرمان ہوں گے تو یہ کہا۔

جس اپنی تمام منازل حیات کو طے کر کے فاہوچے
میں ہر وقت اور ہر موقع کی اس کثرت سے جو دعا میں
گی، اور یہ موجودہ زمین اور آسمان اپنا فرض ادا
کر کے نی رہیں اور نئے آسمان کی صورت میں ظاہر
ہو چکیں گے پہلی دنیا کے عمل کے مطابق ہر شخص اس
وَسَخْرِي الشَّاكِرِينَ۔ (آل عمران-۱۵)

دوسری دنیا میں اپنی زندگی پاچکے گا۔ یعنی اپنی
نشاۃ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کی حمد اور زبان سے اس کا
شکریہ ادا کرتا ہے لیکن زبان کا یہ شکریہ دل کا ترجمان
جنت جنت میں اور اہل دوزخ دوزخ میں چکیں
اور بھی کیفیت کا بیان ہونا چاہئے۔

الله تعالیٰ نے ہم کو جسمانی تعمیش عنایت
فرمائی ہیں، ان کا شکریہ یہ ہے کہ ہم اپنے ہاتھ پاؤں
کو خدا کے حکموں کی قیمت میں لگائے رکھیں، اور ان
کا شکر کے جذبہ کو ہم بکھی زبان سے سریلی آواز بلند ہو گی۔

"ادا کرتے ہیں، کبھی اپنے ہاتھ پاؤں سے پورا کرتے
وَفَيْلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ (زمیر-۸)

سارے جہان کے پروردگار کے حمد و تسبیح اور مخذول

ہیں، زبان سے اس فرض کے ادا کرنے کا نام اللہ

تعالیٰ کے تعلق سے قرآن کی اصطلاح میں حمد ہے

جس کے مطالبہ سے پورا قرآن بھرا ہوا ہے، اور سبی

اسی کی حمد آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے۔

فرشتے بھی اسی حمد میں مشغول ہیں۔

کامل کا ذکر ہوتا ہے جو ان احسانوں اور نعمتوں کی پہلی

سرمایلوں کو سرمایہ دیا جائے۔

جو هر چیز کو اٹھائے ہیں اور جو اس کے چاروں

طرف ہیں، وہ اپنے پروردگار کے حمد کی تسبیح کرتے

ہیں، بلکہ عرصہ وجود کی ہر چیز اس کی حمد و تسبیح میں لگی

کے ذکر کے بعد شکرِ الہی کا مطالبہ کیا گیا ہے، اس لئے

ہر آیت میں اس شکر کے ادا کرنے کی نوعیت اسی نعمت

وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ۔ (بی

تمیر حیات۔ ۲۵ جنوری ۱۹۷۴ء

وَالاْجَانِدِ رَحْمَةً اور اسی نے رات اور دن بنایا کہ ایک
سکتک سُحْرُنَّهَا لِكُمْ لَعْلَمْ تَشْكُرُونَ۔
مَنْ ذَلِيلٌ يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضاً حَسَنَاً۔

کے بعد ایک آتا ہے اس کے واسطے جو دھیان رکھنا یا
(حج-۵) تو ان جانوروں کے گوشت میں سے کچھ
شکر کرنا چاہئے۔ (فرقان/۲)

آپ کھا، اور کچھ ان کو کھلاڑ جو صبر سے بیٹھا ہے یا
اس میں اپنی قدرت کی نعمتوں کا ذکر کر کے
عجائی سے بیقرار ہے، اسی طرح ہم نے وہ جانور
شکر کی ہدایت ہے، یہ شکر اسی طرح ادا ہو سکتا ہے کہ
مزمل-۲) اور خدا کو قرض حسن دو۔

إِنْ تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضاً حَسَنَاً۔ (حدید-۲)
روشنی اور چاند کے اجائے اور رات کے سکون میں ہم
پاک چیزوں میں سے کھا کو اور خدا کا شکر کرہے۔ (تفابن-۲) اگر خدا کو قرض حسن دو گے۔

وَفِرَضْ ادا کریں جس کے لئے یہ چیزوں ہم کو
خدا کو قرض حسن دینے کی جو تفسیر اور پر کی
بنایا کردی گئی ہیں، دوسری آجتوں میں ہے۔

"تو خدا نے تم کو جو حلال اور پاک چیزوں
روزی کیس ان کو کھا اور اس کی نعمت کا شکر کرہے، اگر تم
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت
اور انسان کی پیدائش ایک گارے سے شروع کی، پھر
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن خدا

اکی اولاد کو بے قدر سے خپڑے ہوئے پانی سے
فرمائے گا، اسے آدم کے بیٹے ایسی بیماری پر اتوانے
مان کر مال کے ذریعہ ادا کریں۔

میری بیمار پر کسی نہ کی، بندہ کے گا، اسے میرے
کچھ چھوٹا اور تمہارے کان اور آنکھیں اور دل
پروردگار، تو تو جہاں کا پروردگار ہے میں تیری بیمار
ہناریے تم کم شکر کرتے ہو۔ (خلیل/۱۵)

"ادا اللہ نے تم کو تمہاری ماڈیں کے پیڈوں سے
احسان، ہم اس کے ساتھ کیا ہے، خدا ہر ہے کہ اللہ تعالیٰ
باہر نکلا، تم کچھ جانتے نہ تھے، اور تمہارے لئے کان
کی بے نیاز ذات کے ساتھ اس قسم کا کوئی شکریہ ادا
کرتا تو تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ پھر خدا فرمائے گا
اور آنکھیں اور دل بنائے۔ (خلیل/۱۱)

ان آجتوں میں خلقت جسمانی کی نعمت کا
یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ جو احسان فرمایا
مجھے نہیں کھلایا، بندہ عرض کر لیا اے میرے پروردگار
بیان، اور اس پر شکر کرنے کی دعوت ہے، یعنی دل

تو سارے جہاں کا رب ہے، میں تجھے کیسے
کریں، اسی نکتہ کو اللہ تعالیٰ نے قوم موئی کے ان
کھلاتا فرمائے گا، تجھے معلوم ہوا کہ میرے فلام
کبیری ای اور یکتا کی کو تسلیم کریں، اور آنکھیں کہ جس
لطفوں میں ادا فرمایا ہے۔

کھلاتا یا، اگر تو اس کو کھلاتا تو اس کا بدلہ آج میرے
ہناری، وہ ہمارے مرنے کے بعد دوسری زندگی بھی ہم
(قصص-۸) اور جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ
پاس پاتا، اسے آدم کے بیٹے ایسی نے تجھے سے پانی

کو دے سکتا ہے، اور اس میں بھی ہم کو یہ کچھ عنایت
کر سکتا ہے، اور اس میں بھی ہم کو یہ کچھ عنایت
کر سکتا ہے، اور پھر ہاتھ پاؤں اور آنکھ کان سے اس
کے ان احسانات کا جسمانی حق ادا کریں بعض اور
قرض دینا یہی ہے کہ اس کے ضرورتمند بندوں کو یا قاتل

فلام بندہ نے تجھے سے پانی پلاتا۔ فرمائے گا، میرے
آجتوں میں ہے۔

فَلَمَّا مِنْهُمَا وَأَطْعَمُوا الْقَائِمَ وَالْمُعْتَزَ
ضرورت کاموں میں روپیہ دیا جائے، ارشاد ہوتا ہے۔

محبت فاتح عالم

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسین ندوی

کوہیں کوئی دنیا دیافت کرنے سے اتنی خوشی نہ ہوئی
ہوگی جتنی اس کو اپنی دنیا دیافت کر لینے سے خوشی
ہوئی، اقبال ہی کی زبان سے سنئے
اپنے من میں ڈوب کر پاچا سراغ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ میں اپنا تو بن
من کی دنیا من کی دنیا ہموز وستی جذب و شوق

تن کی دنیا تن کی دنیا، سود و سودا مکر و فتن
کتنے آدمی تھے، جن کے دل دماغ میں تھے
وانکار کی گریں پڑی ہوئی تھیں، فلسفہ و منطق علم
واستدلال جتنا ان گروہوں کو سمجھانا چاہتا تھا، اتنی ہی
اور نئی نئی گریں پڑتی جاتی تھیں ان ال دل اور ال
محبت کی ایک نگاہ دنواز اور آنکھوں کی ایک چک
اور یوں کی ایک مکراہت نے برسوں کی دماغ کی
گریں، اور دل کی سلوش دور کر دیں، حسرت نے
اسی ضمون کو یوں ادا کیا ہے۔

دلوں کو فکر دو عالم سے کر دیا آزاد
ترے جنوں کا خدا سلسہ دراز کرے
اور اقبال نے کہا ہے۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

یہاں پر میں ہندوستان کے ایک عظیم روحانی

پیشواؤں صوفی حضرت محبوب اللہی خواجه نظام الدین
اویاً کا ایک واقعیان کردار ہے، اس سے اندراز ہو گا

کہ محبت و مردوت میں، شرافت و اخلاق میں
اور غنودرگر میں کیا جادو، کسی موئی اور فتح و تحریکی

کسی طاقت ہے، خواجه صاحب کے یہاں دستور تھا
کہ جو لوگ ملے آتے تھے، وہ اکثر کوئی بے تکلف نظر

اور تکف نہ آتے تھے، خواجه صاحب تو عموماً روزہ سے
ہوتے تھے، اور یوں بھی ان کو حاصل ہے پہنچنے سے زیادہ

اس کا مزہ لیتا رہا، وہ اپنے کوئی نہیں پہنچاتا تھا، جان گیا،

اوی ہے، اور اپنی انسانیت دوستی، اپنے لطیف
جنہیں اور اپنے نازک احسانات سے شرم آنے لگتی
دریافت کر لیا بلکہ اس کا مزہ چکھ لیا اور پھر ساری عمر
جیسا نہیں کرتا، جو خود کجھوں ہیں، اور لوگوں کو بھی کجھوں
دل سے اس کے احسان کو مانے، لیکن گنگہار انسان

لوٹ محبت کے علمبرداروں نے عمل کیا۔

تمہب، اخلاق و روحانیت اور فقرو تصور کی
تاریخ ان مثالوں سے بھری ہوئی ہے کہ آدمی جان

معذرت کرنی پڑتی ہے، اور اس میں اس کی کچھ حق
لیئے آیا اور ان کے دربار میں جان دل دونوں

اور ال محبت نے اکثر کھوکھو کر پایا ہے، اور ہمارہ
کھوبیخاں میں نے غلط کہا کہ اس نے کھویا، نہیں! بلکہ

کر جیتا ہے اس کو کسی ہم جنس کی طرف، کسی اشرف
الخلوقات انسان کی طرف، کسی صاحب ضمیر، سی کی
طرف نکلتی کی تبعت کرنے سے بھی تکلیف محبوس
ہر انسان کے اندر محبت کرنے، تدرکرنے اور اڑائیتے

کی جو صلاحیت ہے، اس نے نہ صرف اس کو
جنہیں، اور اللہ کسی اترانے والے بڑائی مارنے والے کو
نمتوں کا فرشایہ ہے کہ بنہ اپنے آتا کو پہچانے اور

یہاں کرنے کے بعد ان کو خطاب کر کے فرماتا ہے۔

بنے کو کہتے ہیں، اور جو اللہ کی بات سے مدد مددے
پاہ۔ (صحیح مسلم باب فضل عبادۃ المریض)
گا (قہد کو کیا پرواہ) وہ تو دولت سے بھر پور اور حمد
اکثرہم لا یشکرون۔ (بیونس ۶-۳)
انسانوں پر بڑے فضل کے لیکن ان میں سے بہت کم
اس کا قرض ہم کو کیوں کرتا رہا چاہئے۔
بھوکا ہے، کہ وہ تو غنی ہے، اور نہ ان کے شکرانہ کی حمد کا
لشکر کرتے ہیں۔

”اور ہم نے تم کو زمین میں قوت بخشی، اور اس
میں تمہارے لئے برا واقات کے بہت سے ذریعہ
خدا نے انسانوں پر جو تبرتو نتیں انتاری
بنائے ہم بہت کم لشکر کرتے ہو۔“ (اعراف ۱/۱)
یہ، اور اپنی لگاتار بخششوں سے ان کو جو نوازا
ایک موقع پر تو اللہ تعالیٰ نے انسان کی اس نا
لشکری پہمہ محبت غصب کا اظہار بھی فرمایا۔
قدرت پہچانے، اس کے مرتبہ کو جانے، اس کے حق کو
مانے، اور اس کی نعمت و بخشش کا مناسب لشکر اپنے
مارے جائیے، انسان لکھا بڑا لشکر ہے۔
جان دمال دمل سے ادا کرے۔

لشکر کے باب میں ایک بڑی غلط فہمی یہ ہے
کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں، کہ ہم نے زمان سے الحمد لله
پڑھ دیا تو ماں کا لشکر ادا ہو گیا، حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے
نہیں، بلکہ فطرت کی عام بخشش ہے، جس کے لشکر ہے
وَرَزْقُكُمْ مِّنَ الْعَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ.
(انفال ۳-۳) اور اس نے تم کو پاک چیزیں روزی
سمجھتا ہے کہ ہمارے ساتھ اللہ کی یہ کوئی بخشش
دیں تاکہ تم لشکر کرو۔
”تازہ گوشت (چھلی) کھاؤ اور اس سے
کی کوئی ضرورت نہیں، بلکہ خوب سمجھنا چاہئے کہ یہی وہ
ریچ ہے جس سے کفر اور الحاد کی کوپیں لٹکتی ہیں، اسی
لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنی ایک ایک
عنایت اور بخشش کو گنوایا ہے، اور اس پر لشکر ادا کرنے
کی تاکہ لشکر مانی ہے تاکہ ربوبیت الہی کا یقین اس کے
امہمان کے لیے کچھ کو سر اب کرے اور ہمارا آہنے۔
”اور اسی طرح ہم نے ان جانوروں کو
تمہارے بس میں کر دیا کہ تم لشکر کرو۔“ (ج ۵/۵)

”اور اس کی رحمت سے یہ ہے کہ اس نے
ہے وہ اس کا خاندانی حق تھا، میاں کے یہاں آتی علم و هنر کا
تیج تھا، جیسا کہ قاروں نے کہا تھا میں غرور ہے جو ترقی
کو، آرام اور دن کو اس کے فضل و کرم کی تلاش
کر کے مل اور علم کی صورت اختیار کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ
نے اس کی ممانعت فرمائی، اور ارشاد ہوا۔
ان کے علاوہ اور بھی بہت ہی آئیں ہیں جن
میں اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر فرمایا ہے کہ ان ساری
نمتوں کا فرشایہ ہے کہ بنہ اپنے آتا کو پہچانے اور

یہاں کرنے کے بعد ان کو خطاب کر کے فرماتا ہے۔
(بیونس ۱۳/۱۳ پر)

اسلام اور علم

مولانا عبد اللہ عباس ندوی

دعا ضرور تلقین کی ہے "رب ارزقنى" (اے اللہ! مجھے رزق دے) مگر اس میں قناعت اور تو سط کی راہ پر چلنے کی ہدایت فرمائی ہے، صرف علم ہی ہے جس کے لیے یہ دعا سکھائی ہے:

"رَبِّ زِيَّنَى عِلْمًا". (طہ/۱۴) (بیرا پروردگار مجھے اور زیادہ علم دے)

آسمانی صحائف میں صرف قرآن مجید ہے خون کی پچکی سے بنایا، پڑھو، اور تمہارا پروردگار پردا جو لوگ صاحب علم ہیں ان کے مقام کی اہمیت کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا قرآن کریم نے اس انداز میں بتائی ہے کہ تاخواندہ اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کا اس کو علم نہ طبعیات تک محدود نہیں رکھا ہے بلکہ علم کے یا بے علم لوگوں کے مقابلہ میں ان کو بلند کھایا ہے: "فُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَتَّلَمُونَ وَالَّذِينَ تَخْنَقُ جَمْ جَمْ ہو جاتے تو آپ اپنے خادم خاص خوبی لاتے ہیں، خوبی صاحب کو کیا پڑھے چلے گا کہ کون کیا لایا

جس نے علم و معرفت کو صرف الہیات یا ما فوق اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کا اس کو علم نہ یقین حکم عمل ہیم محبت فاتح عالم

تو نعم، وسعت اور اس کے تا پیدا کنار ہونے کی طرف واضح اشارہ کیا ہے، سورہ یوسف میں ہے:

ذکر اور ایک ہی سلسلہ بیان میں کہ اس مالک حقیقی کا کہو بھلا جلوگ علم رکھتے ہیں اور جو نہیں رکھتے ہیں؟

نام بھیج جس نے تخلیق اور تعلیم سے اپنے بندے دونوں برادر ہو سکتے ہیں؟

(یہ مختصری آیت اپنی بلاغت کے لحاظ سے یا انداز بیان ہے جیسے آپ کہیں کہ کیا شیر اور کھی

لحاظ سے ان آیات کا وہی اول ہونا ثابت ہے، جس برا بر ہو سکتے ہیں؟ لغت میں اس سوالیہ لفظ "حل"

میں کسی زمانہ میں کسی کو اختلاف نہیں ہوا، یہاں تک کہ (کیا؟) کو سوال انکار کرتے ہیں، جس کا مطلب یہ ہوتا

معاذ نہیں یہود و نصاری نے بھی قرآن کریم کے ترجمے ہے کہ ایسا نہیں ہے، مذکورہ قرآنی آیت کا مفہوم یہ ہوا

بزرگان دین کسی کی توجیہ کو انتبار وحی قائم کی، وہ بھی کامل علم اور بے علم برادر نہیں ہو سکتے۔

مرنے کے بعد زندگی سے متعلق مضمون نہیں ہے بلکہ اصحاب علم و معرفت کا درج اللہ نے اپنے

ای دنیا سے متعلق اور مذہب و حکمت، سیاست و سلم) پر نازل ہوئیں وہ بھی آئیں تھیں، لہذا اگر یہ کہا بندوں نے درمیان متاز رکھا ہے۔

قرآن نے جس سیاق میں یہ بات کی ہے وہ جائے کہ لفظ "أَقْرَأَ" (پڑھیے) قبل نبوت اور بعد و مصلحت پر عمل کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا گیا ہے۔

نبوت کے زمانوں کے درمیان حد بندی کی لائی ہے سورہ علق کی ابتدائی پارچ آیتیں جو اولین وحی اُتوالعلم درجات۔ (مجادلہ/۱۱)

یہ، بتاری ہیں کہ انسان کی تخلیق جس طرح قدرت جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور جن کو علم خداوندی کو ظاہر کرتی ہے اسی طرح اس کو قلم بے علم ایسے ہی ناقابل الفات اور ستر لوگ دنیا میں جو نعمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کا استعمال سکھاتا، اور نامعلوم کو معلوم کرنے کا سلیقہ دنیا خدمت الہی کا اعلیٰ ترین مظہر ہے، جو خدا ہے کو عطا کی ہیں ان میں مال و متعار، جاہ و منصب، یہیں کہ ان سے اعراض کرنے اور ان کی محبت سے اور خرچ خواہی، نفترت کا محبت اور بدی کا نیکی ہے،

دینگیں میں گھٹ کرہ جاتی ہے اک جوئے کم آب فرماتے تھے کہ اگر کائنے کے ساتھ کا نثار کر دیا جائے تو کائنے تھی کائنے ہو جائیں گے اور کائنوں کا ذہب

جسے خداوند نہیں، نیکی فرمائے اور آزادی میں قانون قدرت بیش سے ایک ہے، خدا نے

"(اے محمد!) اپنے پروردگار کا نام لے کر کرو، یہ دعا نہیں سکھائی کہ انسان کے "رَبِّ زِيَّنَى

پُرَوْ جس نے (عالم کو) پیدا کیا، جس نے انسان کو مَلَأً" (اے اللہ! امیرے مال میں اضافہ کر تارہ یہ اور جاہلوں سے کنارہ کرو

جن چیزوں میں جو اس پیدا کر دیا ہے ہزاروں لاکھوں لوگ کہتے ہیں کہ سیدھے کے ساتھ سیدھا ہے، وہ اڑچلا آرہا ہے، محبت میں اب بھی وہی اور مرتباً ایک بہت پڑھے کئے آدمی فلسفی قم کے ایک مرتب ایک بہت پڑھے کئے آدمی فلسفی قم کے سیدھے کے ساتھ بھی سیدھا ہے، اور مرتباً ہے کے ایک تجربہ شرط ہے، تھوڑی سی ہمت تھوڑے سے ساتھ بھی سیدھا ہے، چنانچہ ان کا ساری عمر اسی پر عمل رہا۔

ایک شخص خواہ مخواہ حالف اور وہ سن تھا اور موقع آتے ہیں، خوبی صاحب کو کیا پڑھے چلے گا کہ کون کیا لایا

انہوں نے راستے سے اخراج کر میں کی ایک پڑیا باغھی

اور سب لوگوں کے تحد کے ساتھ میں کی وہ پڑیا بھی اور اس کے لیے بہت دعا کی اور کہا کہ خدا یا میں نے

خچھ معاف کیا تو بھی اس کو معاف کر، انہیں کے اس کو معاف کیا تو بھی اس کو معاف کر، اس کے

سلسلہ کے ایک بزرگ شاہ میں صاحب جن کی عمر لکھنئے اقبال سے فرماتے کہ اس کو اٹھا لو، وہ لے جا کر اس

میں گزری، اکثر قاری کے دو شعر پڑھا کرتے تھے۔

ہر کہ مارا یار نبود ایزد اورا یار باد

تھوڑے صاحب نے اشارہ کیا اور خوبی اقبال سب

تھوڑوں کو سیست کر لے جانے لے، جب اس پڑیا کی

باری آئی تو آپ نے فرمایا کہ اس پڑیا کو بنے دو یہ

ہر گل کز باغ عمرش بیکنڈ بے خار باد

کہ اگر از فاش ہو گیا تو ان عالم صاحب کی خوبیں،

دوسٹ نہ ہو تو اس کا دوست رہنا، خدا یا جس نے

مجھے تکلیف پہنچائی اس کو بہت راحت عطا فرمایا

نہیں، وہ فاضل آپ کی یہ ادا کی کہ اس شمشیر محبت

کے گھائل اور آپ کی محبت و غلظت کے قائل ہو گئے،

خار ہیں) اور یہ سب درحقیقت ان کے مذہب میں روا

تھے، اور دل توڑنا ان کے مذہب میں روا

جس نے میرے راستے میں کائے پچھائے خدا

اعدوات کا جواب عداوت، نفترت کا جواب نفترت،

بدی کا جواب بہت زیادہ نیکی سے دو اس کا متنیج یہ

ہو سکتا ہے کہ جس شخص کے اور بدی کا نیکی ہے،

فرماتے تھے کہ اگر کائنے کے ساتھ کا نثار کر دیا جائے

ہندوستان کی تاریخ میں ایسے واقعات کی کی

نیکی قانون قدرت بیش سے ایک ہے، خدا نے

لگ جائے گا، اس سے کچھ فائدہ نہیں، نیکی فرمائے

تینی دنیا ۲۵۔ جزوی ۱۷۰۰

آزادی اظہار رائے کا مطلب

مولانا سید محمد واضح رشید حسینی ندوی

اخنانا پڑا، اس کے بعد بھی امانت آمیز کارروں کی اشاعت پر روک نہیں گئی اور یہ غیر انسانی عمل جاری رہا۔ مختلف طریقوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی جاتی رہی، ان کی شبیہ بگاڑتے کے لئے ہر ممکن حریبے اپنائے گئے حتیٰ کہ امانت آمیز

امریکی وزیر خارجہ ہلیری کلنٹن نے تنظیم دے۔ "وَلَا تُسْبِّحُوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيُسْبِّبُوا اللَّهَ عَدُوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ". (الأنعام: ١٠٨) اسلامی کانفرنس کی اس تجویز کی خنت مخالفت کی ہے جس میں نماہب و ادیان کے سلسلہ میں گستاخی "اور انہیں دشامن نہ دو، جن کو یہ (لوگ) اللہ عکسین جرم شارکے جاتے ہیں، اور اگر امانت و توہین اور زبان درازی پر روک لگانے کا مطالبہ کیا گیا ہے، کا شکار شخص عدالت چلا جائے تو جرم پر مقدمہ دائر ہوتا ہے، اور اس پر اظہار رائے کی آزادی کے خلاف گزر کر براہ جمیل اللہ کو شام دیں گے۔" انہوں نے اس پر اظہار رائے کی آزادی کے خلاف ہونے کا لازم دھرا ہے، نائب وزیر خارجہ مسٹر میکل بوذر نے بھی اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ "کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (متخرکریں) ممکن ہے وہ ان سے اچھی ہوں ایک تہائی سے بھی زیادہ ہیں، جو اپنی عزت، اپنا مال، اپنی جان، اپنی آبرو اور اپنے ماں باپ غرض سب کچھ کانفرنس نے ممبر اسلامی ممالک کے مشورہ سے ملامتی اور اپنے (مومن بھائی) کو عیوب شد کا و اور نہ ایک کوں میں پیش کرنے کے لئے تیار کیا ہے، کیونکہ دوسرے کا بر امام رکھو۔ (مجرات: ۱۱)

فیان ابی و والدہ و عرضی آزادی اظہار رائے موجودہ تہذیب و تہذیل کی بنیاد ہے، تنظیم اسلامی کانفرنس نے یہ اقدام اس حلہ کو بلکہ ہماری تہذیب اور نظام زندگی کی اصل بنیاد ہے، اور روکنے کے لئے اخیا ہے جس کا نشان اسلام، نبی

یہ جو یہ آزادی رائے پر ہی پابندی عائد کرتی ہے، لمبا اسلام اور مسلمان ہیں، مغربی ممالک میں نبی رحمت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور عزت محمدؐ کی عزت پر قربان ہے اور دشمنان دین

(الشرق الوسط، ۲۸ راکتوبر ۲۰۰۹ء لندن) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور عزت محمدؐ کی عزت پر قربان ہے۔

حیات طیبہ کو دلاغ دار کرنے کی سازشیں جاری ہیں، تمہارے مقابلہ میں یہ حال ہیں) اس بے لوث محبت اور فدائیت و جان غاری کا

چیزیں جانے سے پہلے نہ ہو، بلکہ سبھی تحریک کے ذریعہ، کبھی تحریک کے ذریعہ، کبھی ذرا راست ابلاغ کے ذریعہ، اعجازہ ان احادیث شریفہ سے ہو گا جن میں اس کو

سب سے زیادہ خیال رہے کہ اللہ سب سے بڑا ہے، اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں، سب کچھ اسی نے پیدا کیا اور اس نے اپنی تبلوگات میں انسان کو اشرف الخلائق تھا۔ حضرت

مولانا نے درس میں تعلیم کو ایک بڑی سعادت فراز دیتے ہوئے کہا کہ یہ سب سے بڑی سعادت کی بات ہے کہ یہاں قرآن وحدیت کی تعلیم وی جاتی ہے، دین و شریعت کے احکام کھائے جاتے ہیں، قرآن مجید اور حديث شریف میں دینی رہنمائی کا سامان ہے، زندگی کی باتیں اللہ نے بتائی ہیں، ان کو جان کر انسان بنتا ہے، اللہ نے آپ کو ہم

کو انسان بنایا ہے، جاؤر جہاں چاہتا ہے منہ مارتا ہے، لیکن انسان ایسا نہیں کرتا، انسان معمول اور مہذب طریقے سے سامان معیشت اختیار کرتا ہے،

یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سلسلہ حیات نہیں دیکھتا چاہے، قرآن وحدیت سے ہمیں حلال و حرام کی باتیں معلوم ہوئی ہیں، ایذا و رسانی سے بچا جائے،

خیر خواہ اس وہ دردناک طریقہ اختیار کیا جائے، کھانے پینے، وہاں میں اسراف سے بچا جائے، محنت و کوشش کو جاری رکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ محنت جاری رکھو گے

تو تم عالم بخو گے، اور مل بھی کرو تو ربانی عالم بن جاؤ گے، جس کا مطالبہ سے اللہ نے فرمایا ہے "کونوار بانیں" اس یہ علم کو اس جذبے سے سکھنا ہے کہ صحیح طریقہ سے زندگی

گزاری جائے، اور دوسروں کو صحیح زندگی گزارنے کے طریقے تائے جائیں، یہ کوشش جاری رہے ہیاں تک کہ آپ اس منزل پر ہو چکیں کہ اللہ کے دین پر عمل کرنے والے

یہ کہ ان کتابوں اور نصاب کی علمی و فلسفی سطح پر ہے ان چند نکورہ اشاروں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ادیٰ طاقت کا استعمال علم و معلومات انجی مذکورہ بالا باتوں کی اہمیت کی وجہ سے ہم کو بعض وقت کئی زیباتیں پڑھنی اور پڑھانی ہوتی ہیں کہ ایک زبان ہماری زندگی کی تمام ضرورتوں کو پورا نہیں کرتی، نیز ہم کو اپنا الگ نصاب بنانا یا اپنا انتخاب کرنا پڑتا ہے، تاکہ ہم کو ہماری قدروں کے خلاف باتوں کو قول کرنے پر مجبور نہ ہونا پڑے، اور زبان جب ادب کے مرحلہ میں ہوئے تو ادب کا ملاحصت علم کے لحاظ سے کلام استعمال کرنا ہمیشہ ضروری ہے، تعلیم و تدریس کی کتابوں میں جوزمان "شرح شذوذ الذہب" اور "شرح قطر الندى" عبد القادر جرجانی کی "دلائل الاعجاز" اور "اسرار البالغة" و سیکھ اور ابن مخور کی "سان العرب" اسی اخترار کی جاتی ہے، اس میں بھی جب اس کی رعایت کی جاتی ہے تو تفہیم و توضیح میں اس سے مدد ہے۔ ذریعہ بن سکے، اسی لیے تعلیم و مطالعہ میں کس طرح کا ادب ہمارے لیے سازگار ہے اور کس طرح کا ایک تو یہ کہ ہم جو جماعتی زندگی گزار رہے ہیں وہ اس کے لیے صحیح فیصلہ کرنا، اپنی اور اپنی کس زبان سے وابستہ ہے، وہ سرے یہ کہ حصول زبان کا ذریعہ نہیں کہاں تک ہماری ملت کی بڑی خدمت ہے۔

کی احیاء العلم" یہ سب ادب کے قاضوں کی پوری رعایت پر مشتمل ہیں جس کی وجہ سے ان کی افادیت قدر ہو، اور انگلوں سے مطابقت رکھتا ہے، تیرے

اشرف المدارس (ہردوی) میں حضرت ناظم ندوۃ العلماء کا خطاب

حضرت مولانا سید محمد راجح حسینی ندوی مادر حرم الحرام ۱۴۳۷ھ کو درس اشرف المدارس ہردوی تشریف آوری کے موقع پر ناظم درس اشرف المدارس حکیم محمد کلیم اللہ صاحب نے طلب کو حضرت مولانا سے کچھ صحت فرماتے کے لیے گزارش کی، مولانا مدخل خنصر وقت کے لیے بفرض ملاقات تشریف لائے تھے، یہ حضرات نازہ تازہ سفرج سے واپس ۱۹۶۷ء تھے اور حج میں جانے سے پہلے نہ ہو، بلکہ سبھی تحریک لائے تھے، حضرت مولانا سید محمد راجح حسینی ندوی مدخل خنصر اخطاب فرماتے ہوئے کہا کہ: "آپ یہاں قرآن وحدیت کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے آئے ہیں، یہ اللہ کا آپ پر فضل و کرم ہے کہ اس نے یہاں تعلیم حاصل کرنے کے لیے بھجا ہے۔ اس بات کا سب سے زیادہ خیال رہے کہ اللہ سب سے بڑا ہے، اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں، سب کچھ اسی نے پیدا کیا اور اس نے اپنی تبلوگات میں انسان کو اشرف الخلائق تھا۔ حضرت مولانا نے درس میں تعلیم کو ایک بڑی سعادت فراز دیتے ہوئے کہا کہ یہ سب سے بڑی سعادت کی بات ہے کہ یہاں قرآن وحدیت کی تعلیم وی جاتی ہے، دین و شریعت کے احکام کھائے جاتے ہیں، قرآن مجید اور حديث شریف میں دینی رہنمائی کا سامان ہے، زندگی کی باتیں اللہ نے بتائی ہیں، ان کو جان کر انسان بنتا ہے، اللہ نے آپ کو ہم کو انسان بنایا ہے، جاؤر جہاں چاہتا ہے منہ مارتا ہے، لیکن انسان ایسا نہیں کرتا، انسان معمول اور مہذب طریقے سے سامان معیشت اختیار کرتا ہے، جانور جنمیں دیکھتا کہ کیا ہے؟ کس کا ہے؟ عام انسانوں کا طرز حیات نہیں دیکھتا چاہے، قرآن وحدیت سے ہمیں حلال و حرام کی باتیں معلوم ہوئی ہیں، ایذا و رسانی سے بچا جائے، خیر خواہ اس وہ دردناک طریقہ اختیار کیا جائے، کھانے پینے، وہاں میں اسراف سے بچا جائے، محنت و کوشش کو جاری رکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ محنت جاری رکھو گے تو تم عالم بخو گے، اور مل بھی کرو تو ربانی عالم بن جاؤ گے، جس کا مطالبہ سے اللہ نے فرمایا ہے "کونوار بانیں" اس یہ علم کو اس جذبے سے سکھنا ہے کہ صحیح طریقہ سے زندگی گزاری جائے، اور دوسروں کو صحیح زندگی گزارنے کے طریقے تائے جائیں، یہ کوشش جاری رہے ہیاں تک کہ آپ اس منزل پر ہو چکیں کہ اللہ کے دین پر عمل کرنے والے

لیے کوئی نہ بار ہے ہیں وہ درحقیقت اپنے انبیاء کی تفہیمیں جن پر پابندی عائد ہے، ان کو سرگرم عمل ہونے لگتا ہی کرتے ہیں اور اپنے اس نازی باعث کے سے باز رکھا جائی ہے جس سے ان کی ساری صفاتیں ذریعہ اپنے دین کے ساتھ تحریر کرتے ہیں، اس کے جس کا نظام ان کے نظام سے کھرا ہوتا آزادی م uphol ہو کر رہ گئی ہیں۔

زریعہ اخلاق کی ساری حدیں توڑ دیتے ہیں، بد کتنے قائدین و مفکرین ہیں جن کو جلاوطن کر دیا اخلاقی کی اس سے بڑی مثال اور کام ہو سکتی ہے؟ مذہبی مقدسات، عبادات خالوں اور اخلاقی و انسانی گیا، وہ خاتہ بدوشوں کی طرح زندگی گزارنے پر موجودہ تہذیب و تدنیٰ اور اس کے چاہنے والوں نے قدروں پر حملہ کرنے کا ایک ذریعہ ہے اور انسانی مجبور ہیں اس ڈر سے کہ آزادی رائے کے دلدادوں اخلاقی و معاملات کے بھرے کر دیجئے ہیں، انسانی فروغ کا کامیاب ویلہ ہے۔

دینا میں آج بھی کتنی قومیں اسکی آباد ہیں جن حالات سے جسم پوشی کر رکھی ہے اور وہ اس کو آزادی کی وجہاں اٹھادی ہیں، اب تو یہ کہتے ہوئے کے دعیداروں پر کامیاب نہیں ہوتا کہ انسان کی اصل کی گردنوں میں غلامی کا طوق لٹکا ہوا ہے، عقیدہ کی جوان ہے اور جوان کے اندر خیر و شر کے مابین تمیز کی غلامی اور گفتار و کردار کی غلامی نے ان کی زندگی کی ملاحیت منقوص ہوئی ہے۔

آزادی رائے کا یہ حسین لیبل اخلاق سوز، حیا خوشیاں چھین لی ہیں، کسی خاص جگہ کا تذکرہ نہیں بلکہ سوز، جرام کو قانونی شکل دینے کا ایک ذریعہ ہے، پھر دینا میں کتنی مقامات ایسے ہیں جہاں انسانوں کو کسی نظریں ہوں گی نہ اخلاق ہوں گے، نہ رہنمای اصول بھی طرح کی آزادی حاصل نہیں ہے، کتنے ایسے کر کے پوری دنیا میں مسلمانوں کے خلاف نفرت و عداوت کی آگ لگادی ہے، اور یہ کام یورپ میں کئی صدیوں سے جاری ہے۔ جسے یورپیں اہل علم و قلم، دنی جو سیاسی قائدین نے وضع کر کے ہوں گے۔ صوبیں برداشت کر رہے ہیں، جیل کی سلاخوں فنکار اور سیاسی لیڈران انجام دے رہے ہیں۔

آزادی رائے کی اس وقت کوئی معنویت نہیں کے پیچھے ظلمت و تاریکی میں اپنی زندگی کے دن رہتی جب جاپ پر پابندی عائد ہی جاتی ہے، اور ان پورے کر رہے ہیں، جہاں نہ روشنی ہے اور نہ ہی لوگوں پر دست درازی کی جاتی ہے جن کا عقیدہ اور روشنی کی آس و امید، بہت سی پارٹیاں اور یہیں اسکی

مرکزی جمیعۃ الاصلاح کے شعبہ صحافت کا افتتاح

۱۲ نومبر ۱۹۴۷ء کو مرکزی جمیعۃ الاصلاح کے شعبہ صحافت کا افتتاح جزیرہ صادرات جناب مولانا ناصر الحفظ نامہ از ہری، عیید الکلیل للہ العزیز و آدمیہ جمالیہ بال میں ہوا۔ جداری جلوں کے افتتاح کے بعد صدارتی تقریر میں مولانا نے صحافت کے اغراض و مقاصد، موضوع کی اہمیت، حالات کی خطرناکی، نزاکت پر روشنی کی ذاتی ہوئے کہما کر اس صحافت کا ازور چل رہا ہے، اور جس قوم کے ہاتھ میں یہ تھیار ہے وہ پوری دنیا پر حادی ہے، صحافت آج تحریب و تحریر کا زبردست آلہ بن چکا ہے، اس سے جس قدر بے حیائی، جھوٹ، بلح سازی، ملکوں اور قوموں کو جس نہیں کرنے کا کام لیا جا رہا ہے وہ سہوں کے سامنے ہے، جب کہ اسی صحافت سے معاشرے کی تحریر اور اس کی اصلاح کا بھی کام اور ہمارے اسلاف نے اس کو بڑی خوبی کے ساتھ استعمال کیا ہے، اور ہر زمانہ میں ملک و ملت کے سائل کی گتیاں سمجھائی ہیں اور اسلام کا لکھ بلند کیا ہے۔ آپ حضرات جس ادارے سے نسلک ہیں، صحافت کے میدان میں اس کی ایک تاریخ رہی ہے، اور اس کی تیاریاں خدمات ہیں، اس وقت ندوہ الحدایہ سے عربی زبان میں دوپتھ، اردو میں دوپتھ، ایک انگریزی اور ایک بندی میں جعلے نکل رہے ہیں، اور خدا کا شکر ہے کہ وہ اپنے اسلاف کے نجی پر دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ آپ کو اس اٹچ سے تیار ہونا اور اس میں کو آگے بڑھانا اور ملک و ملت کے لیے مصلح اور ہادی بننا ہے، خدا آپ کی مدد کرے اور تو فتح سے نوازے۔ اس موقع پر جناب رئیس الشاکری عدوی نے بھی اپنی تازہ لکھم سنائی، سماں میں بڑے مظاہر ہوئے۔ جسے میں دارالعلوم کے متعدد اساتذہ اور طلباء کی ایک بڑی تعداد شریک ہوئی۔

تفہیمیں ملٹی کر وہ اپنے سای رہنمائی کسی بھی اجاتی نہیں ملٹی کر وہ اپنے سای رہنمائی کسی بھی یہودی اور عیسائی قوم کاروں اور محققین کی من گھرست تجویز پر تقدیر کر سکیں یا یہ کہ موجودہ نظام کی تبدیلی کا اور بے بنیاد کہا نیاں ہیں جو انہوں نے اسلام اور مطالبة کر سکیں، اشتراکی نظام، مارکس، لینین، اشالین اور ترکی میں مصلحتی کمال اتنا ترک کے خلاف زمان کوئی تعلق نہیں، منصف مستشرقین نے خود اس کا کھولنا جرم ہے۔

اعتراف بھی کیا ہے۔ موجودہ دور میں ایسے دانشوروں اور قائدین کو باوجود اس کے کہ یورپ نے علم و فن میں کافی تجھیہ دار پر لکھے جانے کی میلیں ملٹی ہیں جن کا جرم ترقی کر لی ہے، لیکن اسلام اور تعمیر اسلام کے تین تائیں نہیں کی، بلکہ ان کی پالیسی اور طریقہ کاری مخالف اس کا نظریہ اور ذہنیت قرون ہنستی سے چند اس مختلف نہیں ہے، حالانکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کرام کی عظمت اور احترام کی تعلیم دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا کیا گیا اور ان کو موت کے گھاٹ اتنا رہا گیا۔

بے ادبی و گستاخی اس حد تک پہنچ کر انہوں نے ہمارا سکن کہ ڈالا کہ خدا کا وجود نہیں ہے، سے عالم بغیر ہو لوکوں اور سای دشمنی میں الاقوامی سطح پر قانونی جرم ہے، اگر کوئی ہو لوکوں پر نفرت کرتا ہے یا ہوں گے، مزید ان لوگوں نے انبیاء کی شان رواں دوالا ہے، مزید ان لوگوں نے انبیاء کی شان میں اسکی ایسی جزوں کو منسوخ کیا ہے جو کسی بھی طرح اور سزادی جاتی ہے، بات جب اپنی کی آتی ہے (البقرة: ۲۸۵)۔

”رسول (خدا) اس کتاب پر جوان کے تو قانون کا نام لیا جاتا ہے اور بات جب اسلام اور مسلمانوں کی ہوتی ہے تو آزادی اپنے کام رکھتے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے کے سالہ میں آزادی رائے قانونی حق ہے، بلکہ موجودہ تدنی کی بنیاد پر جوان کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے تغیریوں پر ایمان رکھتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم اس کے تغیریوں کے دعیداروں کا کھلا ہوا تقاضا ہے۔ یہ کہتے ہوئے تھیم اسلام اور اسکی تغیریوں تک ان کا نزہہ صرف دنائے اسلام اور اسکی تغیریوں تک

خالقت کرنا کہ اس سے آزادی رائے کا حق سلب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ سلام، جن کے منافق ہے، اس کا مقتدر صرف اسلام، مسلمان اور عرب یوں کی تقدیر کا ایک علیہ و سلم کی شان میں گستاخی کر رہے ہیں (اور جنہوں حیلہ نکالنا ہے اور یہ اسلام اور اس کی تعلیمات، حضور نے محمد ﷺ کے نبی ہونے کی بشارت دی تھی) اور صلی اللہ علیہ وسلم، مصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف نفرت و عداوت، بغرض و عناد پھیلانے کا چور درروازہ ہے اس کی موجودہ دور میں بہت سی میلیں دی جاسکتی ہیں، کہنے کو تو جمہوری نظام برپا ہے، لیکن اس کے عظمت و جلالت شان کے ساتھ موجود ہے۔ جلوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت

غلاف کعبہ: ایک تاریخی جائزہ

عین الرحمٰن

اور کمی ناقابل استعمال ہونے تک اسے اسی طرح کو غلاف ڈالا، الیکٹریک، عمر قاروہ، عثمان اور علی کرم رہنے دیا جاتا تھا، اول میں اسے مختلف رنگوں سے اسلام سے پہلے بیت اللہ کو غلاف اس وقت تیار کیا جاتا رہا، بعض روایات سے معلوم ہوا کہ سابقہ چارتا یا جاتا تھا جب ہر خصوصی کے لیے کہے کہ سے کل جاتا یا جاتا رہا، بعد جمیع، عبداللہ بن زبیر اور پھر ایم معاویہ اور ان حکمرانوں نے اسے لال رنگ کے ریشم سے کل کے بعد عبد الملک بن مروان نے بھی غلاف ڈالا چار کروایا اور بعض سلاطین نے اسے سفید رنگ کے جاتے تھے تو لوگ بیت اللہ یوم الترددیہ (۹ ربیع الجدی) اور جب مامون کا زمانہ خلافت آیا تو ان کو الک ریشم سے تیار کروایا تھا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے اللہ خوب صورت اور عظمت و شان والا دھماکی دیتا یوسیدہ و میلاد ہو گیا ہے اور عید الفطر قریب آری ہے اسدا نیمی کو گائی گلوچ کرنے سے منع فرمایا، یہ شخص اور جب ۱۰ رحمون ہوتی تو اسے ایک چادر اور رحرا غلاف تبدیل کیا جائے تو خلیفہ نے سفید ریشم سے یمن کے بادشاہوں میں سے ایک ہے، کیونکہ یہ پہلا غلاف تیار کرنے کا حکم دیا جو ۲۰۶ھجری کعبہ و حضور میں ہوتا تھا یعنی ایک اوپر والی سائز کو پہنچایا گیا، لہذا معلوم ہوا کہ زمانہ ابتداء کے چون نے لقیل کیا ہے کہ اس نے تانے پر بنا ہوا سفید کور داء کہا جاتا اور یقین سائز ہے ازار کہا جاتا، اسلام میں مختلف رنگوں اور مختلف کیڑوں سے غلاف تیار کیا جاتا رہا۔

☆☆☆☆☆

بھترین طباعت خوبصورت سرورق

عدهہ کاغذ

(۱) تمرین الصرف

قیمت:- Rs. 20/-

(۲) تمرین الخوا

قیمت:- Rs. 20/-

(۳) علم التصریف

قیمت:- Rs. 35/-

(۴) شذ العرف

قیمت:- Rs. 100/-

ناشر

مجلس صحافت و نشریات

نیگر مارگ، ندوۃ العلماء، لکھنؤ

کے ہوئے سونے سے قرآنی آیات لکھی جاتی ہیں، اس چوڑی پٹی والے لکڑے کی لمبائی ۲۷ میٹر ہوتی ہے جو ۱۲۰ مجموعوں پر بھیت ہوتی ہے اور بیت اللہ کے چاروں طرف غلاف کی چوڑی پر نصب ہوتی ہے جس پر اسلامی خطاطی میں سورہ اخلاص اور قرآنی آیات الگ الگ مراعی کی مکمل میں خط مشتمل میں تحریر کی جاتی ہیں جو عربی میں سب سے زیادہ خوبصورت خط غلاف کعبہ جسے عربی میں "کسوہ الکعبۃ" کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱) قسم النسبج البدوی: ہاتھ سے کپڑا جاتا ہے، جو بیت اللہ کے دروازے پر ڈالا جاتا ہے جس کے اوپر نہایت ترتیب اور خوب صورت کتابت بننے والی کھڈیوں کا یونٹ، جس میں مختلف عربی والوں کے لیے جاذبیت کا باعث بنتا ہے۔ یہ غلاف اب سعودی عرب کے شہر مکہ المکرہ میں ام الجود نامی علاقے میں جدہ کے قدیم روڈ اور حدیبیہ کے مقام پر واقع ایک بہت بڑی فیکٹری میں تیار کیا جاتا ہے، یہ فیکٹری ایک سال کے لیے صرف دو عدد غلاف کعبہ اللہ تیار کرتی ہے۔ ایک غلاف جو عام طور پر سب کو نظر آتا ہے بیرونی دیوار پر ڈالا جاتا ہے کہ ذریعہ کپڑا تیار کرنے والا یونٹ، جس میں دنیا کی جدید ترین میشنس کو ذریعہ غلاف کا کپڑا تیار کیا جاتا ہے، جس میں دھاگہ کے کپڑا بنا بنا نہیں، اس میں مکہ المکرہ کے جنوب میں شارع جدہ قدیم ذریعہ اتنے ڈالنے اور دیگر کئی مراحل سے گزرتے ہوئے پر واقع فیکٹری جس کا عربی نام "مصنوع کسوہ" ہے، واقع ہے، یہ فیکٹری سال میں صرف غلاف ہی کو پہچان، رنگ، وزن اور دیگر کئی پراس سے گزرا طرف سے بیت اللہ کو ہدیہ کیا گیا ہے۔

کاس سے پہلے مختلف ممالک کی طرف سے مختلف رنگوں میں بناتا تھا، جو بعض دفعہ ناقص بھی ہوتا تھا جسے سعودی حکمرانوں نے اپنے لیے معیوب سمجھا اور کوئنگا جاتا ہے، اس کے علاوہ فیکٹری میں ایک جلالۃ الملک عبدالعزیز آل سعود نے ۱۳۹۲ھ مطابق ۱۹۷۳ء میں فیکٹری کی بنیاد رکھی، جس میں کام کرنے والی چوڑی پٹی ہوتی ہے جس کی چوڑی ۲۱ میٹر ہوتی ہے اس کے اندراجی غلاف کعبہ کی لمبائی ۲۷ میٹر ہوتی ہے اس کے اوپر والے ایک تھائی حصہ میں غلاف کعبہ کو باندھنے ہوا نظر آتا ہے۔ ابتداء میں غلاف کے تبدیل کرنے کا کوئی وقت مقرر نہیں تھا، کبھی سال میں ایک دفعہ تقریباً ایک گز ہوتی ہے اور اس پر چاندی پر پاش

غلاف ڈالا جاتا تھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی کپڑے سے دلیل اور اوزری تیار کیا تھا کہ نبی اکرمؐ کے مدینہ کی طرف بھارت سے پہلے بیت اللہ کی طرف دیکھ رہے تھے تو اس پر مختلف رنگوں سے ہنا غلاف موجود تھا۔ قریش مکہ زمانہ جاہلیت میں اپنے زمانے میں مصری غلاف کعبہ کے لیے مختلف قبائل سے چندہ جمع کرتے تھے اور اس رقم سے غلاف تیار کرو اکر بیت اللہ کو ڈالتے، کپڑے کا غلاف تیار کرو ایما، پھر ان کے بعد تیار کرو ایما، کپڑے کا غلاف تیار کرو ایما کے بعد تیار کرو ایما، کپڑے کا غلاف ڈالا۔

غالبہ بن ابی الہباجہ سے روایت ہے کہ رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عاشورہ (۱۰ رحمون) کو لوگوں سے خطاب فرمایا: "یہ عاشورہ کا دن ہے اس دن سن بھری مکمل ہوتا ہے اور بیت اللہ کو غلاف پہنچا جاتا ہے اور لوگوں کے علیہ وسلم نے بیت اللہ

مسلمان یوروپ کے معلم اول

محمد قیصر حسین ندوی

آخری قسط

میک و شہبز نہیں ہے، ۱۳۲۹ھ میں "بُوكا شیو" نے صداحات عشرہ کے نام سے اپنی کہانیاں لکھی جو الف لیلہ کے طرز وال سلوب پر ہے اسی سے "فکر" نے اپنے ڈرامہ "العبرة بالخواتیم" کے موضوع کو اخذ کیا ہے جس طرح جرمن ادیب "تریخ" نے اپنے ڈرامہ "ناتان الحکیم" کا نام رکھا ہے۔

اور مسلم فقیہاء و فلاسفہ کی تصانیف کو پڑھنے لگے

(۳) نفت و ادب کے میدان میں یہیں۔ وہ ایسا اس کے روکے لیے نہیں کرتے بلکہ عربی کا "بُوكا شیو" سے سب سے زیادہ فیض حاصل کرنے والا تھا وہ ان سے اٹلی میں ملا تھا اس کے بعد اس نے کہ یوروپ کے نقادوں کی ایک بڑی تعداد کا خیال کیا۔ اگریزی جدید شاعری کا نام "شوس" اپنے زمانہ کے فصح اسلوب کے حصول کے لیے کرتے ہیں، "حکایات کاتر بری" کے نام اپنے تصویں کو منظوم کیا۔ دینی و مدنی افراد کے علاوہ توریت و انجیل کی تفسیر بہت سے ناقہ ہو چکے ہیں، آج انجیل اور انبياء پڑھنے والے عنقا ہو چکے ہیں، مغربی آداب میں خاص طور سے انگلیس میں ادب کی تحقیق ہے کہ درسولوں کے صحیح پڑھنے والے کہاں چلے گئے؟ "دانتی"، "القصة الدلية" جس میں اس نے اپنے عربی ہی کے ذریعہ داخل ہوئے۔

اعتنی مشہور ائمہ "لبانیز" کہتا ہے کہ اہل یوروپ مربوں کے انگلیس آنے اور جنوبی علاقہ میں رسالت "الغفران" اور ابن الحرمی کے "صف الحبة" نہیں سکتی ہے اور عربی کتابوں کے مطالعہ میں رات سے متاثر ہے کیونکہ وہ شہنشاہ فردیک شانی جو اسلامی ثافت کا دلدادہ اور اس کے مصادر و مراجع کے کتابوں سے بھاری قیمت ادا کر کے مالا مال کر رہی ہے، وہ لوگ ہر جگہ اور ہر مجلس میں عربی ذخیروں کی دلیل وہ ہے جس کو "دوزی" نے اسلام سے متعلق اپنی کتاب صد افسوس کی اپنی رائسر "غارو" کے رسالہ سے لفظ کیا ہے کہ زبان کو جعلداری اور آج ہزار میں ایک آدمی بھی ایسا نہیں ملتا جو یقینی علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے خوب و افیقت تھی لہذا وہ سیرت ہی کے مطالعہ کے ذریعہ قصہ اسراء و معراج زبان میں اپنے دوست کو خط لکھتا ہو لیکن ان میں اکثر لوگ عربی زبان بہت اچھی طرح جانتے اور آسانی اوصاف و خصوصیات سے آگاہ ہوا۔

تحاکہ ذہین اور باذوق افراد پر ادب عربی کے نفعے اور اچھے اسلوب میں لکھتے، بولتے ہیں اور کبھی کبھی عربی میں ایسے شعرو شاعری کرتے ہیں جو خود عربوں کو تھیر و معنوی سمجھنے لگے ہیں اور اپنے غالب و فاقع کی شاعری سے بھی صحت، ادا سیکی اور عمدگی میں متاز و "بیرس" کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کی یہ وفاوت ہوتی ہے۔

انہیں کے ایک معاصر مصنف کو اس طرز عمل یورپ کے عربی ادباء کو چھوڑویں اور اس تصانیف پر قائم تھیں۔ یوروپیوں قصے اپنی نشوونما سے بخت تکفیف پہنچا دے کہتے ہیں کہمیرے سیکی بھائی کے بعد کی صدی میں اپنے تصویں اور آداب میں میں ان فنون سے متاثر ہیں جو عربوں کے یہاں عربی زبان و ادب کے اثر انداز ہونے میں ذرہ برا بر

تمہارے جاتے تھے اور یہ قصہ، فرانس کی تقدیم قانون کی اصل ہے اور یہ کافی حد تک میں داری اور محااذ پر بیدار رہتے ہیں اور چلی مرتبہ مقامات شہسواری کے واقعات، مقام و مرتبہ اور عشق تاریخ میں رعایا کا ایک فرد رہا پسے حاکم کے لباس کا بھت کے راستے کی شہسواروں کی جانبازیاں فقة مالکی کے احکام کے مشاہق تھی "سید یا" کہتے ہیں ماسہ کرتا ہے کہ وہ کہاں سے آیا؟ تو اس پر چنانی کا حکم لگایا جاتا اور نہ وہ جیل میں ڈالا جاتا ہے اور نہ زبانوں میں ترجمہ کے بعد بارہویں صدی عیسوی کر اس وجہ سے بھی کہ افریقہ کے عربوں سے پیش کرتا ہے تو وہ اور دوسرے لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں، تاریخ میں بھلی پار رعایا کا ایک فرد رہا پسے اس وقت سے ابھی تک میں نمایاں اثر تھا اور اس کے سامنے حساب پڑھ کی تمام زبانوں میں تن ایڈیشن آچکے ہیں حتیٰ ڈاکٹر "بیرون" کو غلیل بن اسحاق بن یعقوب ہیں، تاریخ میں بھلی پار رعایا کا ایک فرد رہا پسے ایک کہ یوروپ کے نقادوں کی ایک بڑی تعداد کا خیال (۱۳۲۲-۲) کی کتاب "الختیر" کو فرانسیسی زبان میں بڑے حاکم کو ان الفاظ میں خالب کرتا ہے، "السلام علیکم ایها الاجیر" اے مزدور تم پر اللہ کی سلامتی ہے کہ "جلیل" کے وہ سفر نامے جن کو "سویفت" نے ترجمہ کی وصیت کی تھی۔

(۵) حکومت کا مفہوم اس کے دعایا

سے دبخط و تعلق کے میدان میں:

عربی لفظی این طفیل کو لکھا تھا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ الف لیلۃ ولیلۃ کے

داروں کے میراث میں اختلاف کی وجہ سے حکومتوں

کو رعایا کے ساتھ ہر تصرف کا اختیار ہوتا تھا، حکومت

و شروط، عزت و ناموس اور آزادی و شرافت کو مبارح

مغربی حکمرانوں نے اگتفتہ حالات سے گذر رہی تھی

۲۲

تمہارے جاتے تھے اور یہ قصہ، فرانس کی تقدیم قانون کی اصل ہے اور یہ کافی حد تک میں داری اور محااذ پر بیدار رہتے ہیں اور چلی مرتبہ مقامات شہسواری کے واقعات، مقام و مرتبہ اور عشق تاریخ میں رعایا کا ایک فرد رہا پسے حاکم کے لباس کا بھت کے راستے کی شہسواروں کی جانبازیاں فقة مالکی کے احکام کے مشاہق تھی "سید یا" کہتے ہیں ماسہ کرتا ہے کہ وہ کہاں سے آیا؟ تو اس پر چنانی کا حکم لگایا جاتا اور نہ وہ جیل میں ڈالا جاتا ہے اور نہ زبانوں میں ترجمہ کے بعد بارہویں صدی عیسوی کر اس وجہ سے بھی کہ افریقہ کے عربوں سے پیش کرتا ہے تو وہ اور دوسرے لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں، تاریخ میں بھلی پار رعایا کا ایک فرد رہا پسے ایک کہ یوروپ کے نقادوں کی ایک بڑی تعداد کا خیال (۱۳۲۲-۲) کی کتاب "الختیر" کو فرانسیسی زبان میں بڑے حاکم کو ان الفاظ میں خالب کرتا ہے، "السلام علیکم ایها الاجیر" اے مزدور تم پر اللہ کی سلامتی ہے کہ "جلیل" کے وہ سفر نامے جن کو "سویفت" نے ترجمہ کی وصیت کی تھی۔

تمہارے جاتے تھے اور یہ قصہ، فرانس کی تقدیم قانون کی اصل ہے اور یہ کافی حد تک میں داری اور محااذ پر بیدار رہتے ہیں اور چلی مرتبہ مقامات شہسواری کے واقعات، مقام و مرتبہ اور عشق تاریخ میں رعایا کا ایک فرد رہا پسے حاکم کے لباس کا بھت کے راستے کی شہسواروں کی جانبازیاں فقة مالکی کے احکام کے مشاہق تھی "سید یا" کہتے ہیں ماسہ کرتا ہے کہ وہ کہاں سے آیا؟ تو اس پر چنانی کا حکم لگایا جاتا اور نہ وہ جیل میں ڈالا جاتا ہے اور نہ زبانوں میں ترجمہ کے بعد بارہویں صدی عیسوی کر اس وجہ سے بھی کہ افریقہ کے عربوں سے پیش کرتا ہے تو وہ اور دوسرے لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں، تاریخ میں بھلی پار رعایا کا ایک فرد رہا پسے ایک کہ یوروپ کے نقادوں کی ایک بڑی تعداد کا خیال (۱۳۲۲-۲) کی کتاب "الختیر" کو فرانسیسی زبان میں بڑے حاکم کو ان الفاظ میں خالب کرتا ہے، "السلام علیکم ایها الاجیر" اے مزدور تم پر اللہ کی سلامتی ہے کہ "جلیل" کے وہ سفر نامے جن کو "سویفت" نے ترجمہ کی وصیت کی تھی۔

تمہارے جاتے تھے اور یہ قصہ، فرانس کی تقدیم قانون کی اصل ہے اور یہ کافی حد تک میں داری اور محااذ پر بیدار رہتے ہیں اور چلی مرتبہ مقامات شہسواری کے واقعات، مقام و مرتبہ اور عشق تاریخ میں رعایا کا ایک فرد رہا پسے حاکم کے لباس کا بھت کے راستے کی شہسواروں کی جانبازیاں فقة مالکی کے احکام کے مشاہق تھی "سید یا" کہتے ہیں ماسہ کرتا ہے کہ وہ کہاں سے آیا؟ تو اس پر چنانی کا حکم لگایا جاتا اور نہ وہ جیل میں ڈالا جاتا ہے اور نہ زبانوں میں ترجمہ کے بعد بارہویں صدی عیسوی کر اس وجہ سے بھی کہ افریقہ کے عربوں سے پیش کرتا ہے تو وہ اور دوسرے لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں، تاریخ میں بھلی پار رعایا کا ایک فرد رہا پسے ایک کہ یوروپ کے نقادوں کی ایک بڑی تعداد کا خیال (۱۳۲۲-۲) کی کتاب "الختیر" کو فرانسیسی زبان میں بڑے حاکم کو ان الفاظ میں خالب کرتا ہے، "السلام علیکم ایها الاجیر" اے مزدور تم پر اللہ کی سلامتی ہے کہ "جلیل" کے وہ سفر نامے جن کو "سویفت" نے ترجمہ کی وصیت کی تھی۔

تمہارے جاتے تھے اور یہ قصہ، فرانس کی تقدیم قانون کی اصل ہے اور یہ کافی حد تک میں داری اور محااذ پر بیدار رہتے ہیں اور چلی مرتبہ مقامات شہسواری کے واقعات، مقام و مرتبہ اور عشق تاریخ میں رعایا کا ایک فرد رہا پسے حاکم کے لباس کا بھت کے راستے کی شہسواروں کی جانبازیاں فقة مالکی کے احکام کے مشاہق تھی "سید یا" کہتے ہیں ماسہ کرتا ہے کہ وہ کہاں سے آیا؟ تو اس پر چنانی کا حکم لگایا جاتا اور نہ وہ جیل میں ڈالا جاتا ہے اور نہ زبانوں میں ترجمہ کے بعد بارہویں صدی عیسوی کر اس وجہ سے بھی کہ افریقہ کے عربوں سے پیش کرتا ہے تو وہ اور دوسرے لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں، تاریخ میں بھلی پار رعایا کا ایک فرد رہا پسے ایک کہ یوروپ کے نقادوں کی ایک بڑی تعداد کا خیال (۱۳۲۲-۲) کی کتاب "الختیر" کو فرانسیسی زبان میں بڑے حاکم کو ان الفاظ میں خالب کرتا ہے، "السلام علیکم ایها الاجیر" اے مزدور تم پر اللہ کی سلامتی ہے کہ "جلیل" کے وہ سفر نامے جن کو "سویفت" نے ترجمہ کی وصیت کی تھی۔

تمہارے جاتے تھے اور یہ قصہ، فرانس کی تقدیم قانون کی اصل ہے اور یہ کافی حد تک میں داری اور محااذ پر بیدار رہتے ہیں اور چلی مرتبہ مقامات شہسواری کے واقعات، مقام و مرتبہ اور عشق تاریخ میں رعایا کا ایک فرد رہا پسے حاکم کے لباس کا بھت کے راستے کی شہسواروں کی جانبازیاں فقة مالکی کے احکام کے مشاہق تھی "سید یا" کہتے ہیں ماسہ کرتا ہے کہ وہ کہاں سے آیا؟ تو اس پر چنانی کا حکم لگایا جاتا اور نہ وہ جیل میں ڈالا جاتا ہے اور نہ زبانوں میں ترجمہ کے بعد بارہویں صدی عیسوی کر اس وجہ سے بھی کہ افریقہ کے عربوں سے پیش کرتا ہے تو وہ اور دوسرے لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں، تاریخ میں بھلی پار رعایا کا ایک فرد رہا پسے ایک کہ یوروپ کے نقادوں کی ایک بڑی تعداد کا خیال (۱۳۲۲-۲) کی کتاب "الختیر" کو فرانسیسی زبان میں بڑے حاکم کو ان الفاظ میں خالب کرتا ہے، "السلام علیکم ایها الاجیر" اے مزدور تم پر اللہ کی سلامتی ہے کہ "جلیل" کے وہ سفر نامے جن کو "سویفت" نے ترجمہ کی وصیت کی تھی۔

تمہارے جاتے تھے اور یہ قصہ، فرانس کی تقدیم قانون کی اصل ہے اور یہ کافی حد تک میں داری اور محااذ پر بیدار رہتے ہیں اور چلی مرتبہ مقامات شہسواری کے واقعات، مقام و مرتبہ اور عشق تاریخ میں رعایا کا ایک فرد رہا پسے حاکم کے لباس کا بھت کے راستے کی شہسواروں کی جانبازیاں فقة مالکی کے احکام کے مشاہق تھی "سید یا" کہتے ہیں ماسہ کرتا ہے کہ وہ کہاں سے آیا؟ تو اس پر چنانی کا حکم لگایا جاتا اور نہ وہ جیل میں ڈالا جاتا ہے اور نہ زبانوں میں ترجمہ کے بعد بارہویں صدی عیسوی کر اس وجہ سے بھی کہ افریقہ کے عربوں سے پیش کرتا ہے تو وہ اور دوسرے لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں، تاریخ میں بھلی پار رعایا کا ایک فرد رہا پسے ایک کہ یوروپ کے نقادوں کی ایک بڑی تعداد کا خیال (۱۳۲۲-۲) کی کتاب "الختیر" کو فرانسیسی زبان میں بڑے حاکم کو ان الفاظ میں خالب کرتا ہے، "السلام علیکم ایها الاجیر" اے مزدور تم پر اللہ کی سلامتی ہے کہ "جلیل" کے وہ سفر نامے جن کو "سویفت" نے ترجمہ کی وصیت کی تھی۔

تمہارے جاتے تھے اور یہ قصہ، فرانس کی تقدیم قانون کی اصل ہے اور یہ کافی حد تک میں داری اور محااذ پر بیدار رہتے ہیں اور چلی مرتبہ مقامات شہسواری کے واقعات، مقام و مرتبہ اور عشق تاریخ میں رعایا کا ایک فرد رہا پسے حاکم کے لباس کا بھت کے راستے کی شہسواروں کی جانبازیاں فقة مالکی کے احکام کے مشاہق تھی "سید یا" کہتے ہیں ماسہ کرتا ہے کہ وہ کہاں سے آیا؟ تو اس پر چنانی کا حکم لگایا جاتا اور نہ وہ جیل میں ڈالا جاتا ہے اور نہ زبانوں میں ترجمہ کے بعد بارہویں صدی عیسوی کر اس وجہ سے بھی کہ افریقہ کے عربوں سے پیش کرتا ہے تو وہ اور دوسرے لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں، تاریخ میں بھلی پار رعایا کا ایک فرد رہا پسے ایک کہ یوروپ کے نقادوں کی ایک بڑی تعداد کا خیال (۱۳۲۲-۲) کی کتاب "الختیر" کو فرانسیسی زبان میں بڑے حاکم کو ان الفاظ میں خالب کرتا ہے، "السلام علیکم ایها الاجیر" اے مزدور تم پر اللہ کی سلامتی ہے کہ "جلیل" کے وہ سفر نامے جن کو "سویفت" نے ترجمہ کی وصیت کی تھی۔

تمہارے جاتے تھے اور یہ قصہ، فرانس کی تقدیم قانون کی اصل ہے اور یہ کافی حد تک میں داری اور محااذ پر بیدار رہتے ہیں اور چلی مرتبہ مقامات شہسواری کے واقعات، مقام و مرتبہ اور عشق تاریخ میں رعایا کا ایک فرد رہا پسے حاکم کے لباس کا بھت کے راستے کی شہسواروں کی جانبازیاں فقة مالکی کے احکام کے مشاہق تھی "سید یا" کہتے ہیں ماسہ کرتا ہے کہ وہ کہاں سے آیا؟ تو اس پر چنانی کا حکم لگایا جاتا اور نہ وہ جیل میں ڈالا جاتا ہے اور نہ زبانوں میں ترجمہ کے بعد بارہویں صدی عیسوی کر اس وجہ سے بھی کہ افریقہ کے عربوں سے پیش کرتا ہے تو وہ اور دوسرے لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں، تاریخ میں بھلی پار رعایا کا ایک فرد رہا پسے ایک کہ یوروپ کے نقادوں کی ایک بڑی تعداد کا خیال (۱۳۲۲-۲) کی کتاب "الختیر" کو فرانسیسی زبان میں بڑے حاکم کو ان الفاظ میں خالب کرتا ہے، "السلام علیکم ایها الاجیر" اے مزدور تم پر اللہ کی سلامتی ہے

سوال و جواب

مفتی محمد ظفر عالم ندوی

بیکی مقدس مقام پر کھنچا ہزید باعث گناہ دار گئیں
ہے، لہذا اس سے گیری ضروری ہے۔

سوال: اگر بیڈیست پر جاندار کی تصویریں منقص
ہوں تو ان کا استعمال درست ہو گا یا نہیں؟

جواب: اگر بیسٹ کی چادریں اور دریوں پر
تصویریں ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ

کہ اس صورت میں تصویر کی عظمت نہیں ہوتی بلکہ
اس کی الہات ہوتی ہے، شارج بخاری علامہ عیشی نے

بڑی تصویریں تم کا گھر کی دیواریں پر لگائی جاتی ہیں
جس میں جانور کرام کی بھی تصویریں ہوتی ہیں کیا اسی

تھیں؟ اس بارے میں محمد شین کا اختلاف ہے امام
جاندار کی تصویریں نہیں ہوں جو پاؤں تک روندی
جاتی ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے تعالیٰ ادا

کانت الصور علی البسط والفرش التي تطا
بها الاقدام فلا يأس بها" (عمدة القاري ۳۰/۱۲)

البته اگر پڑوں اور پروں پر جانداریوں کی تصویریں
ہوں تو یہ حرام ہے: علامہ بدر الدین عینی فرماتے

ہیں: واما اذا اكانت الشياط والشعراء
ونحوهما فانها تحرم "حوالہ سابق۔

سوال: بعض صوبائی حکومتوں نے راشن کارڈ میں
پوری فیلی کی تصویریں چکانا ضروری قرار دیا ہے، اس

کے بغیر راشن کارڈ نہیں بننے کا ہوا یہ ہے کہ
راشن کارڈ بنانے کے لئے پوری فیلی کی تصویریں

کھنچنا اور کارڈ میں چھپا کرنا درست ہے؟

جواب: راشن کارڈ نے ملکی قانون کے چیز نظر
ضرورت کا درجہ اختیار کر لیا ہے اس کے لئے حکومت

نے جب تصویریں لازم قرار دے دیا ہے تو یہ ایک
ضرورت ہے اور ضرورت ہے تصویر کھنچنا اور کارڈ میں

چھپا کرنا جائز ہے، فتنہ نے یہ اصول میان کیا
ہوئی ہیں تو کیا ان کا رکھنا منوع ہے؟ کیا ان تصویر

الله صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے
الاً لذوؤُلُوْنَ اور سکوں کے گھر میں رہنے کی وجہ سے
کھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوں گے؟

جواب: سکوں اور لذوؤُلُوْنَ کا رکھنا ایک ضرورت ہے
اور بوقت ضرورت منوع نہیں جیسا کہ پاپسوارت اور

سوال: آج کل بیت اللہ اور مدینہ منورہ کی بڑی
بڑی تصویریں تم کا گھر کی دیواریں پر لگائی جاتی ہیں۔ اب
اس کی الہات ہوتی ہے، شارج بخاری علامہ عیشی نے

بڑی تصویریں کام کی بھی تصویریں ہوتی ہیں کیا اسی
تھیں؟ اس بارے میں محمد شین کا اختلاف ہے امام
جوادی فرماتے ہیں کہ یہ تصویریں بھی رحمت کے معلوم

فروغی فرماتے ہیں کہ یہ تصویریں بھی رحمت کے معلوم
ہوتا ہے کہ جاندار کی تصویریں لکھانا جائز نہیں ہے اور
غیر جاندار کی تصویریں لکھانے میں کوئی حرج
نہیں، لہذا بیت اللہ، مسجد نبوی وغیرہ کی تصویریں اگر
جاندار کی تصویریں سے خالی ہوں تو ان کے لکھانے

کی گنجائش ہے، لیکن اگر اس کے ساتھ جان ج کی
ملائکۃ الرحمة بمعاولی النقادین فنفاه عیاض
واثبۃ النبووی، (الدر المختار مع رواحکار ۲/۳۱۹)

تصویریں اس طرح ہوں کہ چہرے نہیاں ہوں تو ان کا
قاضی عیاض کی رائے زیادہ بہتر معلوم ہوتی ہے،
لکھانا جائز نہیں، ہاں اگر چہرے دکھائی نہیں دیتے
علامہ ابن عابدین نے فتح الباری کے حوالہ سے

ہوں تو بیت اللہ اور مسجد نبوی یا دیگر مساجد کی تصویریں
کے ساتھ لکھانے میں کوئی حرج نہیں ہوایا میں ہے:-

ولو کانت الصورة صغیرة بحيث لا تبدو
مکروه نہیں ہے جس سے یہ بت واسخ ہو جاتی ہے کہ
لکھانا اور کارڈ میں چھپا کرنا درست ہے؟

جواب: راشن کارڈ نے ملکی قانون کے چیز نظر
کردہ نہیں ہے اس لئے کہ بہت چھوٹی تصویریں دیتے
ہوں تو بیت اللہ اور مسجد نبوی یا دیگر مساجد کی تصویریں

کردہ نہیں ہے اس لئے کہ بہت چھوٹی تصویریں دیتے
ہوں تو کیا ان کا رکھنا منوع ہے؟ کیا ان تصویر

الله صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے
الاً لذوؤُلُوْنَ اور سکوں کے گھر میں رہنے کی وجہ سے
کھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوں گے؟

جواب: سکوں اور کاغذی لذوؤُلُوْنَ پر جو تصویریں
ہوئی ہیں تو کیا ان کا رکھنا منوع ہے؟ کیا ان تصویر

الله صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے
الاً لذوؤُلُوْنَ اور سکوں کے گھر میں رہنے کی وجہ سے
کھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوں گے؟

جواب: سکوں اور لذوؤُلُوْنَ کا رکھنا ایک ضرورت ہے
نمبر ۵۹۲۹) تصویر کھنچنا خود حرام اور گناہ ہے اور مسجد

سے ذبح کردیتے تھے جس طرح قہائی بکرا کو ذبح
کرتا ہے مسلمانوں سے تعلق کے بعد ان کے اندر
کیا ان تمام تفاصیل کے بعد بھی کوئی دنیا کو شخصی
نشانہ بنا ہوا تھا لیکن شودہ ان مظالم کے خلاف زبان
کھول سکتا تھا کوئی جائے پناہ تھی وہ بس و مجبور تھا
کے نجات دلانے میں اسلامی تہذیب کے اثر انداز
اور پوری انسانیت نی رحمت اور دین اسلام کے لئے
اس طرح منتظر تھی جس طرح گری سے جبلی ہوئی فضا
اور تھی ہوئی زمین موسم کی پہلی بارش کے لئے ہوتی
(۱) عہد و میان کا پاس و حافظ اور احترام
کے عقائد کی حفاظت و گرانی اور عبادات خانوں
کو اس کے نزد مداروں کے حوالے کرنا لازمی ہے۔
(۲) عقائد کی حفاظت و گرانی اور عبادات خانوں
کے حوالے کرنا لازمی ہے۔
(۳) لوگوں کو کل آزادی ہے، ان کی عزت
و ناموس اور عزت و شرافت کی حفاظت واجب ہے۔
ان اصول و ضوابط کے نتیجہ میں منتوں
و مغلوب قوموں میں شرف و عزت اور انسانی اخلاق
و اقدار کی روح بیدار ہوئی اور جعلی بار صفات تاریخ پر
ایک مظلوب والد کی شکایت غالب حاکم کے خلاف
حکومت کے ذمہ دار اعلیٰ کے ساتھ پیش ہوئی کہ
حاکم کے لڑکے نے میرے لڑکے کے سر پر تا حق
دو کوڑے لگائے ہیں یہ سنتہ ہی خلیفۃ المسلمين غیظ
نافع بس بھر جاتے ہیں حاکم کے لڑکے کا حاصلہ
لڑکے کی دوسرے چھوٹے لڑکے کو بھلی مار تھی۔
کرتے ہیں اور اس سے انتقام لیتے ہیں، حاکم کو
زبر و توحیح کرتے ہیں اور کہتے ہیں "تمی استعبدتم
اہل مغرب کا اسلامی تہذیب سے ربط و تعلق
الناس و قد ولدتهم أمها لهم أحرا را" تم نے
لوگوں کو کب سے غلام بنالیا ہے حالانکہ ان کی ماں
اس ربط و تعلق سے قبل کسی دینی سربراہ کے خلاف
نے اہمی آزاد جناتھا یا ایک ایسی نئی روح تھی جو
انقلاب و بغاوت سے ناپلدا اور کسی بادشاہ کے خلاف
اسلامی تہذیب افراد و ائمہ میں بیدار کر رہی تھی
حالانکہ جس والد نے اپنے لڑکے کے مارے جانے
ناواقف تھے کہ کسی حاکم کا حاصلہ اور کسی مظلوم کی مدد
کی شکایت کی تھی وہ اسلامی تہذیب و حکومت کے
و نصرت ان کے حقوق و واجبات میں سے ہے ان کا
آنے سے پہلے عذاب میں بھلا کیا جاتا تھا، بے
آپس میں جب عقیدہ اور مسلک کا اختلاف ہوتا تھا
جاستایا جاتا تھا، اس کی ثبوت و دولت لوٹی وجہی
تو وہ ایک دوسرے کو اس طرح بے ذری و بے رجی

دعاۓ مغفرت

مولانا سلطان احمد صاحب کا ۱۰ ارجمندی
۲۱۰ کوہے سال کی عمر میں انقلاب ہو گیا، انا اللہ
وانا الیہ راجعون۔ مولانا قبہ جمال پور، ضلع
دریگنگ بھار کے رہنے والے تھے، ان کے
صاحبزادوں میں ایک مولوی رضوان احمد ندوی
کی شکایت کی تھی وہ اسلامی تہذیب و حکومت کے
امامت شرعیہ (بھار، اڑیسہ و جھارکھنڈ) سے
مسلک اور آئل ائیماں مسلم پر شل لا بورڈ کے دفتر
کے ذمہ دار ہیں۔ قارئین سے دعاۓ مغفرت
کے درخواست ہے۔

بیوہ کے حقوق

خالد فیصل بنوی

اخلاق ملک اسلام کے قانون کا جزء بنا دیا۔” (سیرت ابنی ۱۳۲/۱۳۵) ان انتیازی حقوق کی کچھ تفصیل قانون و راثت کو تسلیم کرنا، اور اسی کو نافذ کرنا تمام کے لیے رحمت و نعمت ہے، شوہر کی وفات سے یہو اس رحمت و نعمت سے محروم ہو جاتی ہے، اور یہو شوہر درج ذیل ہے۔

بیوہ عورت کا سب سے اہم اور عظیم حق اور آخرت میں عظیم کامیابی و کامرانی کا باعث ہے، لیکن اگر قسم میراث کے وقت اسلامی قانون ”راشت کا حق“ ہے، اسلامی قانون و راثت کے مطابق یہو اپنے مرحوم شوہر کے ترک (خواہ یہ ترک و راثت کا پورا الحاظ نہ کیا جائے بلکہ اس میں تبدیلی کر دی جائے اور اس طرح ورسوں کی حق ملکی کی دوبارہ حصول (نکاح ہائی) کے لیے بھی یہ عدت ضروری ہے تاکہ استبراء حرم بھی ہو جائے اور نسب بھی اور نفاذ وصیت کے بعد چوتھائی یا آٹھویں حصہ محفوظ رہے، عدت وفات کی اس حکمت پر علامہ میراث کی حقدار ہو گی، قرآن مجید نے سورہ کاسانی نے بڑی اچھی روشنی ڈالی ہے کہ ”نعمت نکاح کن عذاب کا باعث ہوگا۔“

بیوہ عورت کا دوسرا اہم ترین حق ”عدت یوگی“ نام (آیت/۱۲) میں بیوہ عورت کے اس شرعی حق کے فوتوں ہونے پر انکار غم کے لیے یہ عدت واجب ہوئی ہے اس لیے کہ عورت کے حق میں نکاح بڑی کوہیان کیا ہے، اسی طرح حضرت جابرؓ سے مروی ہے اگر بیوہ ”حمل“ سے ہو تو وضع محل تک کی عدت حدیث میں ہیکہ حضرت سعد بن الربيع کی الہیہ محترمہ اپنے شوہر کی وفات پر سوگ کے ساتھ گزارے گی نعمت ہے، شوہر اس کی حفاظت پا کر دیتی، خوارک، پوشک اور مکان کی سہولت فراہم کرنے کا ذریعہ ہوتا ان کی دوستیم بھیوں کو لے کر آپ کی خدمت اقدس چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ”اور حاملہ عورتوں کی عدت وضع محل ہے۔“ (طلاق/۲) اسی طرح میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی عدوں ای دنوں بچیاں، شہید احمد حضرت سعد حدیث شریف میں ہے کہ حضرت سبعیہ اسلامیہ نے اللہ علیہ وسلم ”ای دنوں بچیاں“ کے طور پر دو رانی عدت یوہ شوہر کے سوگ کے طور پر حدیث شریف میں ہے کہ حضرت سبعیہ اسلامیہ نے زیب و زینت اور اس کی تمام شکون، طریقوں کی صاحبزادیاں ہیں، ان کے بچانے ان کے اپنے شوہر کی وفات کے چالیس دن کے بعد بچ کو جنم دیا، حضرت ابوالسلطانؓ کے پیغام نکاح پر آپؓ نے اور اس باب و ذرائع سے اپنے آپ کو دور کر کے گئی، نہ ان کی شادی کر دی، (بخاری/۵۳۱۸) لیکن تورنگن و بجزکیلا لباس پہنے گئی، نہ عی عtero کے لیے کچھ بھی نہیں چھوڑا، آپؓ نے ارشاد فرمایا کہ اگر یوہ عورت ”حمل“ سے ہو تو پھر یہ عورت چار ماہ خوشبو گئے گی، نہ ہی زیور استعمال کرے گی اور نہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں انصاف فرمائیں گے، اس دس دن (۱۳ادن) کی عدت بطور عدت وسوگ کے بعد تین آیت میراث نازل ہوئی، آپؓ نے ان کو جنمی، سرمد اور دیگر سن و زیارات کی جزیں گزارے گی چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ اور جو تم اسے کوئی کچھ کے پاس پیغام بھیجا کہ حضرت سعد کی اپنے وفات پا جائیں اور یوں یا جھوڑ جائیں تو وہ اسے کل مال کا دو تھائی ایک دوسری بیٹیوں کو ترکہ میں سے کل مال کا دو تھائی تیز عدت کی پوری عدت یوہ عورت کا پسے شوہر کے حسد دے دو اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دیدو یہاں گزارنا چاہئے چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ ”تم اور بقیہ حشم رکھلو۔“ (ترمذی، ابو داؤد) اپنی (عدت گزارنے والی) عورت کو کاپنے گھر سے نہ اسلام نے میراث کی تقسیم میں مردوں عورت میں آپؓ نے ارشاد فرمایا کہ ”عدت وفات چار ماہ نکالو۔“ تیز احادیث مبارکہ میں بھی حکم ہے، ایک دوسری کا حصہ واضح انداز میں معین و مقرر کر دیا ہے، دس دن ہی ہے۔ (بخاری/۵۳۲۶) دین رحمت حدیث میں ہے کہ تم اپنے ہی گھر میں قیام کرو جی کر اسلام نے یہو کو ”عدت وفات“ کا حکم ان کی عدت کی عدت پوری ہو جائے۔ (ترمذی/۱۱۰۲) اللہ تعالیٰ لفظ و فائدہ کے اعتبار سے تمام رشتہ و ناطق اسلام نے یہو کو ”عدت وفات“ کا حکم ان کی عدت کی عدت پوری ہو لیا، عورت کو اپنی دوسری شادی کے متعلق پوری آزادی بخشی، ان تمام امور کو نہ صرف سے اچھی طرح واقف ہے اور ہر طرح کی مصلحت دلداری و دل بستگی، ان کی تسلی و تخفی، اور دوسروں کے تیز دن رات شوہر کے یہاں ہی رہتا چاہئے، لیکن پیدا کرتے، اسی طرح ہندو ماہ میں یوہ عورت کو بھی اس کا جائز حق دیا، اس کو پوری زندگی کے سوگ

سے نجات دی، ترک (میراث) کا متحق قرار دیا، شوہر کے غم میں عدت کے چار ماہ گزرنے کے بعد اپنی

من پسند (بناو و سکھار والی) زندگی گزارنے کا پورا پورا اختیار دیا، معاشرہ کے ایک باعزت فرد کی طرح اس کو دوسری شادی کی بھی اجازت دی، اور سماجی تقاریب میں شرکت اور نہیں بھی عبادات میں پوری حصہ داری کی

بیوہ کے کسی قریبی رشتہ دار سے وابستہ ہو جانا آؤ دین۔“ (نساء: ۱۲)

قال اللہ تعالیٰ: ”وَلَمْ يُرِي الرُّبُعَ مِنَ الْأَرْضِ كُمْ بِكُمْ لَكُمْ وَلَكُمْ فَلَمْ يَرَهُمْ فَإِنَّكُمْ لَكُمْ وَلَكُمْ، فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَكُمْ فَلَمْ يَرَهُمْ“ اور سماجی تقریبیوں میں اس کو حصہ لینے کا کوئی حق نہ ہے چنانچہ مذہب و اخلاق اپنی انسائیکلو پیڈیا کا مقابلہ نکار شوہر کے کسی قریبی رشتہ دار سے وابستہ ہو جانا ضروری تھا، دوبارہ شادی کرنے کی اس کو اجازت نہ ملے، قبائل اور قبیلے کی عادات میں اس کو حصہ لینے کا کوئی حق نہ ہے بشرطیکہ شوہر اپنے بھتیجی عہدہ اور زیادہ تباہی اور اگر تھہاری اولاد ہو تو وہ تھہارے تھہاری اولاد ہو، اور اگر تھہاری اولاد ہو تو وہ تھہارے تھہاری اپنے بھتیجی عہدہ اور زیادہ تباہی کو پورا کر دے گا، اور ایک آزاد فرد کی طرح اسے پانے کی حق دار ہو گئی، اور ایک آزاد فرد کی طرح اسے سوگ میں گزارنا ضروری تھا اور زیادہ بہتر یہ تھا کہ وہ دوبارہ شادی پر مجبور نہیں کیا جا سکتا تھا۔“

اوپر ایک دوسری قبیلے کی عہدہ کی طرح اسے پانے کی حق دار ہو گئی، اس ویسی (کے غاف) کے بعد، جو تم نے کی ہو، اور اس قرض کی دوبارہ شادی کے ساتھ جل کر بے موت مر جائے، اپنے شوہر کی چاتا کے ساتھ جل کر بے موت مر جائے، اس کے بعد (جوتم پر واجب الاداء ہو)۔

چنانچہ پروفیسر ان سی مہترانے یوہ عورت کی اس حالت ادا بھی کے بعد (جوتم پر واجب الاداء ہو)۔ زار پر اس طرح روشنی ڈالی ہے کہ ”ای طرح شوہر کی اور سید الطائفہ حضرت علامہ سید سلیمان ندویؒ نے ہو ہدیت کا خلق اور قانونی حیثیت کچھ بھی اس کے ان بے مثال حقوق کا یوں تذکرہ فرمایا ہے کہ ”اسلام آیا تو اس مظلوم گروہ (یوہ عورت) کی فرمائیں“ کے لیے ”کارظیم“ سمجھا جاتا تھا۔ (ہندستان کے عہدوں میں مذہب میں مر جنم شوہر کا بھائی یوہ

دین رحمت اسلام“ سے پہلے پوری دنیا میں زار پر اس طرح روشنی ڈالی ہے کہ ”ای طرح شوہر کی چاتا پر زندہ جل کر مر جانا (تی ہو جانا) ایک ہندو یوہ نہیں تھی، یوہ عورت کی حالت تو اور ہی زیادہ ناگزیر ہے چنانچہ کارظیم“ سمجھا جاتا تھا۔“ (ہندستان کے عہدوں میں مذہب میں مر جنم شوہر کا بھائی یوہ

دین اسلام کا جب عرب میں ظہور ہوا تو یہ دین زندگی اس کی جیہے دستیوں سے ابیر بن جاتی تھی رحمت عورتوں کے لیے سراپا رحمت بن کرایا تھر آن دن) کر دیا، اس عدت کے گز رجانے کے بعد قانونی کریم عورتوں کے حقوق کا سب سے بڑا نتیب بن گیا، اور جاٹی عربوں میں عام عورت کی حالت بہت ہی زیادہ خراب تھی، یوہ عورت کی حیثیت مال و جانور کے میل میراث کی طرح تھی، جو بات سے اس کے ہوتا تو اس قرض کا ادا کرنا اس کے شوہر کے ترکہ تک ادا نہ ہوا

نے مال، بہن، بیوی ہر حیثیت میں عورت کو شایان یہ داروں خاص طور سے سوتیلے بیٹیوں کو خصل ہوئی تھی،

شان مقام عطا کیا، اس کو ہر حکم کے حقوق سے نوازا، اس کو پیغمبیر (یوہ) عورت کو آٹھواں حصہ اور نہ زور زبردستی کرتے، تکلیف و اذیت پہنچاتے اور اپنی اور عورتوں میں سب سے کمزور تھا تو اس کے ساتھ ہوتو چوتھائی حصہ دلوایا، عورت کو اپنی دوسری شادی کے

مرضی کے خلاف اس کی دوسری شادی میں مشکلات پیدا کرتے، اسی طرح ہندو ماہ میں یوہ عورت کو بھی اس کا جائز حق دیا، اس کو پوری زندگی کے سوگ

علمی خبریں

جاوید اختر ندوی

ان نو مسلمانوں کو دینی تعلیمات اور اسلامی احکام و قوانین کی تعلیم دینے کے لئے تن کمپ منعقد کئے گئے۔ ایک مہینہ تک مختلف علماء اور داعی حضرات ان کے سامنے اسلام کے احکام و تعلیمات بیان کرتے رہے، اور اختتام پر ہر گاؤں کے لئے ایک داعی کو مقرر کر دیا گیا جو ان کو دینی تعلیم دے سکے۔

کامیرون (Cameroun) میں متعدد نو مسلم جوان داعیوں کی کوششوں سے اب ہاں اور پھر یہ داعی اپنے اپنے مقرر کردہ گاؤں میں مسلمانوں کی تعداد سات ہزار تک پہنچ چکی

گاؤں حلقہ بگوش اسلام: مسلمانوں کے گاؤں کے ہے۔ کامیرون کے داعی عبدالکریم نے مزید کہا کہ تمام داعی حضرات دوپہلو پر زیادہ زور دے رہے ہیں باشندے دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے، الندوۃ ایک تو یہ کہ مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ دینی معلومات العالمیہ لشایب الاسلامی (World young Muslim Organization) کے ذمہ دار عبدالکریم ابو یسما کا کہنا ہے کہ یہ تینوں گاؤں مکمل واسوں سے واقف کرایا جائے تاکہ وہ مکمل طور پر اسلام کو ضابطہ حیات بنالیں اور دوسرے یہ کہ غیر طور پر بت پرست تھے، پھر ملک میں سرگرم عیسائی مشریوں کی گراہ کن عنوان کے تحت کوششوں کے مسلمانوں تک اسلام کی دعوت پہنچائی جائے، اور نتیجہ میں یہ سب عیسائی ہو گئے، لیکن مسلمان داعیوں ان کے لئے ہدایت کی دعا کے ساتھ ان کو اسلام کے منصقات و عادلانہ تعلیمات سے آگاہ کیا جائے۔

عبدالکریم ابو یسما نے یہ واضح کیا ہے کہ اب ہم داعیوں پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہو گئی ہیں کہ ان کی مکمل تحریکی کریں، ان کو دین اسلام پر جماعت رکھیں اور ان کے لئے تمام ضروری نوادرات کا انتظام کریں، اس وقت ان حضرات کو مساجد اور اسلامک سنٹروں اور تجربہ کار علماء کی شدید ضرورت ہے جو ان کو دین کی باتیں سکھائیں اور ان کے ذہنوں کو مکمل طور پر اسلام پر مطمئن کریں۔

آر گائزین کی آفس روپرٹ کے مطابق تعلیمات پر مکمل مطمئن ہو کر مسلمان ہو گئے۔ تینوں گاؤں کے لوگ یہکے بعد دیکرے اسلام لائے انہوں نے ان حضرات کے اسلام قبول کرنے اور اسی کے ساتھ مزید انہوں نے یہ بھی کہا کہ سب سے زیادہ فکر و توجیہ کی بات یہ ہے کہ اتنی بڑی تعداد کے حلقہ اسلام میں داخل ہونے کی وجہ سے اور "بیزل" کے نو مسلمانوں میں سے کچھ لوگ اب خود کو نظر انیت اور بت پرستی پر مکمل یقین نہیں ہوا، اور دعویٰ و تبلیغ کا فریضہ انجام دینے لگے ہیں، اور آس ان مذاہب کو اختیار کرنے کے باوجود وہ تلاش و جستجو پر کے دیگر گاؤں میں جا کر اسلام کی دعوت عام میں لگر ہے اور بالآخر دین قدرت کی ہدایت ان کو کرنے لگے ہیں یہاں تک کہ دیگر پانچ گاؤں کے مل ہی گئی، اور اسلام کے علاوہ کوئی عقیدہ عمل نہیں ہوتا؟ اور ان پر جتوں طاری ہو جاتا ہے، اب باشندے بھی دولت ایمان سے مالا ہو گئے، ان اور فطرت سے مطابق ہو گئے۔

چون کہ یہ وہ عورت میراث کے ملنے کی وجہ سے اپنے بھال کی جائے، ان کی حق الوجہ و نصرت کی جائے نقشی خود مدار ہے اس لیے ضرورت پڑنے پر دن غلام جواد انجی کی نیت رکھتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی راه رکھا جائے چنانچہ ایک حدیث میں آپ کا یہ عمل میں اپنے گھر سے مجبوراً نکل سکتی ہے لیکن شام سے پہلے ہی گھر واپس آ جانا ضروری ہے، کیونکہ رات میں دوسرے گھر میں رہنا درست نہیں ہے۔

یہاں ملک میں یہاں کی خصوصی تہذیب مبارک محتقول ہے کہ "آپ نے بلاکلف بیوہ اور خاص ذہنیت کی وجہ سے "نکاح یوگان" و مسکین کی مدد کی سی وکوش فرماتے اور ان کی ضروریات پوری کرتے"۔ (نائی) اور دوسری کو معیوب سمجھا جاتا ہے جب کہ قرآن وحدیت میں ہے کہ اسلام کے ملک میں یہ وہ کوی دوسری شادی کا ترجیحی و احتجابی حکم موجود ہے یہاں کی دوسری شادی بہت ہی مسخر قدم ہے، یہی اور حضور مسیح عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی عمل تقسم فرمادیا۔" (منداحم) یہ تو آپ کا یہیہ کام عامل ہے کہ اسلام نے اولیاء اور ذمہ داران کو مکلف بنا یا ہے کہ بن بیا ہے کتوارے لڑکے والڑکیاں، مطلقاً ویہ عورتی اور معاشرہ میں شادی کے قابل سلسلہ میں عربوں کے غیر انسانی اور غیر اخلاقی سلوک دیگر افراد کی شادی کرنے کی پوری سی وکوش کی پرزور نہیں کی ہے اور تمام مویشین کو پوری حسیبہ رات میں عبادت گزار اور دن میں روزہ دار کے کو بیدار کریں، اور ان کی پوری ہمت افزائی کریں کرنے سے نہ روکو، چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ اور ان کو اسلامی معاشرہ کا ذمہ دار فرم بنا کیں "اور ان (یہ وہ عورتوں) کو نہ روکے رکھو (نکاح ہانی) اور ترغیب دیں کہ نکاح فخر و فاتح میں اضافہ نہیں کرتا سے) اس واسطے کہ کچھ اپنادیا ہوا (مہر و بہی) ان رحمت و شفقت، مدد و نصرت اور احسان و کرم کی قابل سے بلکہ اللہ تعالیٰ کے رزق و فضل کے حصول کا سے واپس لے لو" (ناء / ۱۹) نیز آپ نے عین مسخر ہے، قرآن وحدیت میں یہو کے ان مذکورہ بزرگ ذریعہ ہے، نکاح سرپا خبر و برکت کا باعث سے، خوب چھلنے پھونے کا ذریعہ ہے اور دین و دنیاوی کامیابی و کامرانی کا ضامن ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تمام اولیاء کو یہ احتجابی حکم متعدد حضرات صحابہ کرام کی شادی یہ وہ خواتین سے دیا ہے کہ "تم اپنے نکاح مرد (کتوارے کرائی ہے کہ "تم اپنے نکاح مرد (کتوارے دراثوں) بن بیا ہی عورت (کتواری) یہو یہ سے شادی کو مسخر کرنا کشناں ہوئی تھیں ہوتا اور مظلوم) اور شادی کے قابل غلاموں اور لوگوں کی شادی کراؤ، اگر یہ مغلس و غریب بھی ہوں گے تفسیر اور جستی جاگتی تصویر پوری دیبا کے سامنے پیش کروز و بطبقہ (تیم و یہو اور مسکین و محتاج) کی جگہ کریں، ان کی امداد اور ان کے ساتھ برواحسان سے مال دو دوست میں ہرگز کسی تسمی کی کی اور کوئی نقصان نہیں ہوتا و دو دوست میں ہرگز کسی تسمی کی کی اور کوئی نقصان نہیں ہوتا و راثوں) یہ یہو سے شادی کو مسخر کرنا کشناں ہوئی تھیں ہوتا اور مظلوم طریقہ بنادیا ہے اور اس طرح حکم الہی (نور / ۳۲) کی عملی خوشحالی حاصل ہوتی ہے اور یہ کروز و بطبقہ ان فیوض کی شادی کراؤ، اگر یہ مغلس و غریب بھی ہوں گے تواند تعالیٰ ان کو اپنے فضل و کرم سے مال دار فرمائی ہے۔

یہوہ عورت کے ان مذکورہ بالا اہم حقوق کے علاوہ کچھ اور بھی چھوٹے بڑے حقوق ہیں، ان جن کی اللہ تعالیٰ ضرور مد فرماتا ہے، نکاح کرنے میں سے قابل ذکر حق حسن سلوک ہے، کہ ان کی دیکھ بھتی تھا اور جو اپنے ملک میں ہے اس لیے ہر بندہ مذکورہ عورت کے نکاح کرنے سے مال دار فرمائی ہے۔

برادری کا مطالبہ ہے کہ وہ ان علاقوں میں تحریرات روک لے۔

کوئی ترک بینک کے ذریعے کہا ہے کہ یہ بینک کا ایک فنڈ قزاقستان میں بھی ہے۔

بینک جرمن کے "مانہایم" شہر میں کھولا جائے گا، جہاں ترک افسل لوگ بڑی تعداد میں آباد ہیں، اور ترک بینک کی یہ شاخ مارچ ۱۹۶۰ء میں عوام کے لیے کھول دی جائے گی۔

اس بینک کے اندر آئندہ دنوں میں جرمنی کے تمام بینکوں کی طرح ساری سہولیات مہیا کرانی جائیں گی، ایک جرمن اخبار نے نامعلوم بینک ذمہ دار کے حوالہ سے لکھا ہے کہ سب سے پہلے ترک بینک کی شاخ جرمنی میں کھولی جائی ہے، اس کے بعد پھر یورپ کے تمام ممالک میں یہ کوشش دھرائی، اور وزیر ٹرانسپورٹ جبار الائسر ایزبی نے حال ہی میں جرمنی میں پہلا اسلامی بینک جائے گی۔

ایک جرمن بینک ذمہ دار نے کہا ہے کہ اس کا اس وقت ترکی میں ترک اسلامک بینک کی پروتختاظ کئے گیں۔

امریکہ اور پوری یونین نے اسرائیل فیصلہ کی زمینت کی ہے، اسرائیل نے گذشتہ سال بھی ریوٹلم کے جنوب میں ایک مقبولہ علاقے میں نوسو (۹۰۰) نئے گھر تعمیر کرنے کا اعلان کیا تھا، واضح رہے کہ اسرائیل نے ۱۹۶۸ء میں مشرقی ریوٹلم پر قبضہ کیا تھا اور بعد میں اسے اپنا حصہ قرار دیدیا، اور اب وہ غیر منقسم ریوٹلم کو اپنی راجدھانی بنانا چاہتا ہے، جب کہ عالمی برادری نے اس الحاق کو تسلیم نہیں کیا ہے اور فلسطینی بھی مستقبل میں مشرقی ریوٹلم کو اپنی ریاست کی راجدھانی بنانا چاہتے ہیں۔

جس نئے بے اواں میں اسلامی بینک ہوئے (۱۳۰) شاید ہیں اور اس کے کارکنان کو شریعت جا رہا ہے، اور یہ اسلامی بینک ”کویت ترک بینک“ اسلامی کے مطابق تمام عصری سہولیات مہیا کر دیے

(بقرہ صفحہ ۲۳۷ کا)

(۷) ذاکر ہارون رشید صدیقی کا کہنا ہے کہ مولانا بہت خوددار طبیعت کے مالک تھے، وہ دنیاداروں کے سامنے عاجزی واکساری کے قائل نہ تھے لیکن غرباء اور ہم دیجے لوگوں کے سامنے بچھے رہتے۔

(۸) لکھنؤ یونیورسٹی شعبہ عربی کے استاذ جناب مُش تبریز خاں کے نثارانہ ہیں کہ مولانا نور الحسن صاحب خدمتِ خلق، اصلاحِ معاشرہ، غریب پروری، یحیم نوازی، درس و تدریس اور اشاعتِ دین کے کاموں میں جس محنت و محویت سے لگ رہے وہ سب کے لیے قابل قدر اور لائق تقلید ہیں۔

لائق ہے کہ عام آدمی اور خصوصاً مدارس کے طلباء و اساتذہ اس کو پڑھ کر اپنے قلب کو نورانی بنائیں، کتاب کے سرورق پر دیا گیا بھجی ہوئی موم جع کا ٹکس ایک طرف تو اس امر کی طرف غماز ہے کہ اخلاق حمیدہ سے ایک عالم کو نورانی بنانے والی شمع گل ہو گئی دوسری طرف اس میں یہ لطیف اشارہ بھی پیش ہے کہ باقی مائدہ موم جع (جو کتاب کی شکل میں اب بھی موجود ہے) سے وہ حضرات اپنے قلب کو اب بھی متور کر سکتے ہیں جو اپنے نفس انتارہ کو جلا کر اس شمع کو دوبارہ روشن کرنے کی اہلیت اور سکت رکھتے ہوں۔

امید ہے کہ کتاب کی معمولی قیمت، غلطیوں سے پاک کتابت، عمدہ جلد پندی اور دیدہ زیب نائل بھی اہل ذوق کو اس سے استفادہ کی ترغیب دینے میں معاون ثابت ہوں گے، رب کریم مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

وہ بہت متحرک ہو گئے ہیں، جب میں ان گاؤں کے میں ہر مذہب کے ہر وکاروں کو اپنے دین پر مکمل خصوصی نظر رکھنے کے لیے مزید نئے تقریر کئے دوڑھ پر گیا تو میں نے ان لوگوں کو بہت سرگرم دیکھا، دورہ پر گیا تو میں نے ان لوگوں کو بہت سرگرم دیکھا، آزادی کی اجازت ہے۔

بین الاقوامی مذاہب پارلیمنٹ کی نسماں کی وزیر داخلہ "ماریا فلکٹر" نے کہا کہ ہماری حکومت عقائد و ادیان کی آزادی کا پاس و لحاظ رکھتی ہے، اور کسی کے کہنے پر ہم مساجد میں میnarوں کی تعمیر پر پابندی نہیں لگا سکتے اس لیے کہ یہ ملک کے دستور کی آزادی کے خلاف ہے۔

امریکہ کے مسلمانوں نے بین الاقوامی مذاہب پارلیمنٹ (World Religions Parliament) کی صدارت کے لیے منتخب نسماں کی خبر ساں ایجنسیوں نے خاتون وزیر کے حوالہ سے لکھا ہے کہ میnarوں کی تعمیر کی اجازت ہمارے ہر صوبہ میں ہے اور ہم نے یہ ہدایت دے رکھی ہے کہ ان کے تعلق سے کوئی بات بالکل نہ کی جائے۔

اس کی صدارت کے لیے آسٹریلیا میں ملبورن کے اندر انتخابی کمیٹی کی میٹنگ ہوئی، اس کے بعد امریکی صوبہ "الینوی" کے شہر شیکاگو اور ہر ترک حکومت کے ایک وزیر نے کہا ہے کہ مسلم ممالک اور وہاں کے لوگوں کو چاہئے کہ وہ صبر و تحمل سے کام لیں اور تشدد کی راہ بالکل نہ اپنا سئیں ہے، جدہ کے پارک حیات ہوئی میں مکہ مکرمہ کو خوبصورت شہر بنایا جائے گا، مکہ کے گورنر پرنس خالد اغیصل نے ان تبدیلوں کی اہمیت پر زور دیا ہے، جدہ کے طور پر آئندہ پانچ سالوں کے لیے خوبصورت بنانے کے اولین مقابلہ کا افتتاح کرتے کراپنے ملک میں جمع کریں تاکہ ملک کے بینکوں سے نکال کرے گورنر نے کہا کہ سعودی قیادت اس شہر کو دنیا کے جدید ترین شہروں کے معیار کے مطابق سنوار فائدہ ہو۔

نے کی پابند ہے، تقریب کا اہتمام مکہ کے بلدیاتی دارہ نے کیا تھا، گورنر نے کہا کہ اگر یہاں مکہ کی موجودگی نہیں ہوتی تو یہ خطہ دنیا میں اس قدر اہم تھی اور سیاسی اہمیت کا حامل نہیں ہوتا، اسی کے ساتھ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مکہ کو ترقی اور فروغ دنیا کی طاقتور نوجیس اپنے سے معمولی ہے اور یہ پوری دنیا کے دوسویں (۲۲۰) مذاہب وادیاں کے مابین ڈائلائگ (Dialogue) مذاہب وادیاں کے مابین امریکی اتحاد کی افغانستان میں امریکی اخلاقی جنس آفیسر جزل میجر جزل مائیکل ملن نے کہا ہے کہ افغانستان میں اور باہمی بات چیت کا سب سے قدیم پلیٹ فارم اور کمزور دشمنوں سے ٹکست کھا گئیں، امریکی وادیاں کی نمائندگی کر رہا ہے۔

فیصلہ میں اسرائیل کے مقابلے میں فلسطین کے مقبوضہ علاقوں پر اسرائیل کا اعلان کیا ہے کہ وہ عرب آبادی کو ختم کرنے والے علاقے مشرقی یروشلم میں سات سو نئے ٹینڈر بھی طلب کیا ہے، جب کہ فلسطین اور عالیٰ مسما کی حکومت نے واضح طور پر کہا ہے کہ ہم نہاروں کی تحریر پر بالکل پابندی نہیں لگائیں گے جیسا ہے، ابھی تک فوجی اور سویلیں تجزیہ کار افغان عکریت پنڈگروپوں پر توجہ مرکوز کر رہے تھے لیکن مگر اور اسرائیلی آبادی تحریر کرے گا، اس کے لیے اب افغان قبائل کے شفاقتی اور معاشی پہلوؤں پر اخبار وال اسٹریٹ جزبل نے اپنی ایک رپورٹ میں لکھا ہے کہ کماغذروں کو وہ مخصوص معلومات حاصل نہیں ہو رہا ہے اس جن کی بنیاد پر کوئی جنگ جیتی جاسکتی ہے، ابھی تک فوجی اور سویلیں تجزیہ کار افغان اب سوئزر لینڈ میں ہواں لیے کہ حکومت کے دستور مصل (Osterreich) میں میناروں پر پابندی سے اکارد: کرم عرب ہے۔

حیات نور: ایک تعارف

ڈاکٹر شیم احمد صدیقی

کیا کہ مولانا کی شان میں گستاخی کرنے والے ایک طالب علم کو مدرسہ کے پیظیں تمام اساتذہ اور طلباء کی موجودگی میں درآمیز سزا دینے جا رہے تھے کہ میں وقت پر مولانا نے اسے معاف کر کے سب پر واضح کر دیا کہ معاف کرنا کے کہتے ہیں۔

(۳) مولانا محبوب الرحمن ازہری نے اپنے مضمون میں ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ کسی دوسرے استاد کی سزا اور دھکادی نے کے نتیجے میں ایک طالب علم کے سر سے خون جاری ہو گیا تھا جس کو مولانا اپنے زبان میں کیا گیا ہے، بلاشبہ اس کتاب کو پڑھ کر ہم کرے میں لے گئے اور اس کے زخم کی مرہم پٹی کی۔

(۴) ندوہ کے سابق نائب مفتی مرحوم مولانا ناصر علی ندوی اپنی طالب علمی کے کوائف بیان کرتے ہوئے رقطراز ہیں کہ آپ مبتدی طلباء کے ساتھ بڑی دماغ ماری کرتے تھے تاہم آپ نے غصہ، گرمی، ڈانت، پھنکار کبھی نہیں فرمائی۔

(۵) مجلہ "تغیر حیات" کے ایڈیٹر مولانا شمس الحق ندوی کا تاثریہ ہے کہ مولانا کی زندگی بقدر کفاف آدمی پر گزرتی تھی لیکن صفائی سترانی، رکھ رکھاؤ اور انتظامی صلاحیت کی وجہ سے دیکھنے والے کوئی خیال ہوتا تھا کہ ان کی معاشی حالت اچھی ہے۔

(۶) مولانا کے ایک شاگرد پروفیسر شفیق احمد خاں ندوی کا کہنا ہے کہ اصل استاد اپنے طلباء کے لیے شمع کی مانند جلتا، پکھلتا اور تعلیم و تربیت کی راہیں روشن کرتا ہے، مولانا نور الحسن صاحب کا تعلق اسی زمرے کے اساتذہ سے تھا، وہ کبھی ناراض ہوا، ذہنناہایا مارنا جانتے ہی نہ تھے اور اخلاق کریمانہ کے ساتھ خاموش نگاہوں سے وہ کچھ کر جاتے جو آلتو حرب و ضرب بھی نہ کر سکتے۔

(بیان صفحہ ۲۳۱ پر)

(۱) ندوہ العلماء کے ناظم اور آل ائمیا مسلم تو صنی اور تحسینی نظموں و تاریخ وفات کے قطفوں کو، پرسنل لا بورڈ کے صدر حضرت مولانا سید محمد رالم حسین ندوی نے لکھا ہے کہ مولانا (نور الحسن صاحب) کی خصیت ایک نرم خو، ملشار، انضباط و نظم کا مزاج والے تحریری خطوط نیز مولانا کی تحریر کے عکس کو بالترتیب پیش کیا ہے، کتاب میں شامل ۲۸ مضمائن تو صنی اور تحسینی نظموں و تاریخ وفات کے قطفوں کو، ان کے قلب نامہ اور وفات کے بعد موصول ہونے والے تحریری خطوط نیز مولانا کی تحریر کے عکس کو بالترتیب پیش کیا ہے، کتاب میں شامل ۲۸ مضمائن اور تن مختومات اور اسی قدر قطفوں میں مولانا موصوف کی حصول علم و فروغ دین میں سرگردانی، کرتے کہ شاگرد بعض اوقات محبوب ہوتا۔

(۲) ندوہ العلماء کے سابق معتمد تعلیم مزاج کی سادگی، طبیعت کی اکھاری، انسان دوستی، ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی نے اپنا چشم دید واقعہ بیان

**MOHD. YASIN MOHD. YAMIN
PERFUMERS
EXPORTERS & IMPORTERS**

Tayyab Shamama	طیب شامما
Shamama Abid Special	شامما عبد ابید سپیشل
Amber Abid	amber عابد
Muslab Amber	مشک عابر
Attar Bena	عطر بنہ
Attar Gulab	عطر گلاب
Attar Keora	عطر کیورا
Attar Motia	عطر موٹیا
Attar Zafran	عطر زعفران
Rooh Khus	روح خس
Jannatul Firdaus	جنت الفردوس
Majmua	مجموعہ



پروپر ایشور: ولی اللہ

ولی اللہ جو نیس

WALIULLAH JEWELLERS

All Kinds of Gold, Silver & Diamond Jewellery

Jutey wali Gali, Aminabad, Lucknow



مسمیٰ کے قارئین کی حمدت میں

سچ کے درمیں "تغیر حیات" سے گزارش ہے کہ "تغیر حیات" کے سلسلہ میں تم تجھ کا شریک اور خود داری، جفاشی، کام کی لگن، خوش

بسا، اور دیگر اخلاق حمیدہ کو بڑے لشیں اور سلیس استاد کی سزا اور دھکادی نے کے نتیجے میں ایک طالب علم زبان میں کیا گیا ہے، بلاشبہ اس کتاب کو پڑھ کر ہم کرے میں لے گئے اور اس کے زخم کی مرہم پٹی کی۔

(۲) ندوہ کے سابق نائب مفتی مرحوم مولانا

ناصر علی ندوی اپنی طالب علمی کے کوائف بیان کرتے ہوئے رقطراز ہیں کہ آپ مبتدی طلباء کے ساتھ بڑی دماغ ماری کرتے تھے تاہم آپ نے غصہ،

گرمی، ڈانت، پھنکار کبھی نہیں فرمائی۔

(۳) مولانا محبوب الرحمن ازہری نے اپنے

مضمون میں ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ کسی دوسرے

استاد کی سزا اور دھکادی نے کے نتیجے میں ایک طالب علم

کے سر سے خون جاری ہو گیا تھا جس کو مولانا اپنے

کرے میں لے گئے اور اس کے زخم کی مرہم پٹی کی۔

(۴) ندوہ کے سابق نائب مفتی مرحوم مولانا

ناصر علی ندوی اپنی طالب علمی کے کوائف بیان کرتے

ہوئے رقطراز ہیں کہ آپ مبتدی طلباء کے ساتھ بڑی دماغ ماری کرتے تھے تاہم آپ نے غصہ،

گرمی، ڈانت، پھنکار کبھی نہیں فرمائی۔

(۵) مجلہ "تغیر حیات" کے ایڈیٹر مولانا شمس

حق ندوی کا تاثریہ ہے کہ مولانا کی زندگی بقدر کفاف

آدمی پر گزرتی تھی لیکن صفائی سترانی، رکھ رکھاؤ

اور انتظامی صلاحیت کی وجہ سے دیکھنے والے کوئی

خیال ہوتا تھا کہ ان کی معاشی حالت اچھی ہے۔

(۶) مولانا کے ایک شاگرد پروفیسر شفیق

احمد خاں ندوی کا کہنا ہے کہ اصل استاد اپنے طلباء

کے لیے شمع کی مانند جلتا، پکھلتا اور تعلیم و تربیت کی

راہیں روشن کرتا ہے، مولانا نور الحسن صاحب کا تعلق

اسی زمرے کے اساتذہ سے تھا، وہ کبھی ناراض ہوا،

ڈائٹنیا مارنا جانتے ہی نہ تھے اور اخلاق کریمانہ کے

ساتھ خاموش نگاہوں سے وہ کچھ کر جاتے جو آلتو

حرب و ضرب بھی نہ کر سکتے۔

**Mahmol Milan
Jewellers**

مقبول میلان جو نیس

Jutey Wali Gali, Aminabad Lucknow.
Mob: 9955059081-9919089014

Mohd. Irfan

Mob: 9305672501

ARHAM MEN'S WEAR
Specialist
Sherwani, Jodhpuri Designing Suits
KOREY WALI GALLI NEAR USMANIA MASJID
PATANALA, LUCKNOW

menmark®
MFG, Wholesale, Export & Retail
58, Halwasia Market, Hazratganj, Lucknow - 226001

CAFE FIRDOS

Partly Air Conditioned

MOGHALAI & CHINESE FOOD

Tel: 23424781-23459921
145, Sarang Street, Crawford Market, Mumbai-400003

Contact
Mr. M. Afzal
Mr. M. Irfan
Mr. Zeenath
9019056087
9412757256
833673166

Phone: (011) 2816000
(011) 2827465

دینیہ میڈیا ملبوسات میلبوسات میلبوسات میلبوسات میلبوسات

اطل کوئی، جدید ترین فشن کے ساتھ
Shirts, Trousers, Coats, Embroidered, Sherwanis, Pillowers,
Jackets, Kurtas-Suits, Night Suits, Gown & T'es.

شادی بیوی، تیوار اور تقریبیات کے لئے شاندار خیرہ، تشریف لائیں قابل بھروسہ برائی

حرب و ضرب بھی نہ کر سکتے۔

(بیان صفحہ ۲۳۱ پر)